Postal Reg No.PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 50 | شمارہ 30

ہفت روزہ
# بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

4 جمادی الاول 1422 ہجری 26 وفا 1380 ہش جولائی 2001ء

## اخبار احمدیہ

قادیان 21 جولائی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

# دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دلآزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے

### ﴿ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے، محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے، اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ دری کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟......... یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق ونعمتِ اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ اُن کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے ﴿جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ﴾ (آل عمران: ۵۶) میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دلآزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔

اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ بدکاری، فسق وفجور سب گناہ ہیں۔ مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے جو یہ جال پھینکا ہے اُس سے بجز خدا کے فضل کے کوئی نہیں بچ سکتا۔ بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے۔ مثلاً بازیگر نے دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان کر دیتا ہے کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے۔ اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں اس لئے چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ درویش، مولوی، قصہ گو، واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں"۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۴۸۔۳۵۰)

# افسوس! حضرت صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ

## ہمشیرہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ وفات پاگئیں

### انا للہ وانا الیہ راجعون

قادیان ۱۸ جولائی احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ جو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بڑی ہمشیرہ تھیں ۱۸ جولائی کو رات ۴۵۔۱۱ بجے ربوہ میں بعمر ۷۵ سال وفات پاگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ چند روز سے زیادہ بیمار اور ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔

آپ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور موجودہ حضور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں آپ کی شادی حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کے بیٹے محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے 1946 میں ہوئی جن سے بفضلہٖ تعالیٰ چھ بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں۔ جن میں سے تین بیٹے واقفین زندگی ہیں اور تینوں بیٹیاں واقفین زندگی سے بیاہی گئی ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب جو ان دنوں ربوہ میں ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ کی خدمت پر مامور ہیں مرحومہ کے بڑے داماد ہیں۔ حضرت صاحبزادی مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ بچپن سے ہی آپ کی طبیعت میں نیکی اور عدل وانصاف کا وصف نمایاں تھا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرحومہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ والدہ محترمہ (حضرت سیدہ ام طاہر رحمہا

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# دیوبندیوں کے عاشق رسول غیر مسلم شعراء

......۳......

مذکورہ عنوان کے تحت ہم عرض کر رہے ہیں کہ جب دیوبندی ملاں سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق محمدی سے لبریز کلمات طیبات کا مطالعہ کرتے ہیں تو عوام الناس کو مغالطہ میں ڈالنے کیلئے شور مچاتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب نے اپنی نظم ونثر میں آنحضرت ﷺ کی تعریف میں لکھا ہے تو یہ ان کی سچائی کی دلیل نہیں۔ کیونکہ کئی غیر مسلم مضمون نگاروں اور شعراء نے بھی تو آنحضرت ﷺ کی شان میں بہت کچھ لکھا ہے۔

اس دھوکے کے جواب میں اب تک گزشتہ دو اقساط میں ہم نے اب تک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود **علیہ الصلوٰۃ** والسلام کی بعض منثور و منظوم تحریرات لکھ کر عرض کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے عشق میں الٰہی تائیدات **سے بھرپور** ایسی وجد آفریں تحریرات کی مثال گزشتہ چودہ سو سال میں نہیں مل سکتی جس کا اعتراف کئی نامی علماء اسلام کر چکے ہیں۔

اب ہم اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق محمدی صرف چند تحریرات کی حد تک نہیں ہے بلکہ اس کیلئے بچپن سے ہی آپ کو اللہ تعالیٰ نے تیار فرمایا تھا بچپن سے ہی آپ کا اکثر وقت درود شریف اور قرآن مجید کے مطالعہ میں گزرتا تھا نوافل کی ادائیگی اور قرآن پڑھنا گویا آپ کی جان کا حصہ تھے اسی بناء پر آپ کے والد محترم آپ کو مسیتڑ کہا کرتے تھے۔

اوائل جوانی میں ہی آپ آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کرتے تھے چنانچہ ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۵ء میں جب آپ کی عمر تیس اکتیس سال کی تھی آپ نے کشف میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا جس میں آنحضرت ﷺ سے **آپ کی** شدید محبت وعشق پر روشنی پڑتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''اوائل جوانی میں ایک رات میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک عالیشان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت ﷺ کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضورؐ کہاں تشریف فرما ہیں انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضور کی خدمت میں پہنچا تو حضورؐ بہت خوش ہوئے اور آپ نے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا آپکا حسن و جمال اور ملاحت اور آپ کی پرشفقت و پرمحبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور مجھے کبھی بھول نہیں سکتی آپ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپ کے حسین وجمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا اس وقت آپ نے مجھے فرمایا اے احمد تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے جب میں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور وہ مجھے اپنی تصنیف معلوم ہوئی میں نے عرض کیا حضور! یہ میری ایک تصنیف ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے خاکسار نے عرض کیا کہ اس کتاب کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ غرض آنحضرت ﷺ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کے ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوشرنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا آنحضرت ﷺ نے اس میوہ کو تقسیم کرنے کیلئے جب قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا تب ایک مردہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرت بڑے جاہ وجلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔

پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے سے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی اور اس نے وہیں کھا لی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی کرسی اُونچی ہوگئی ہے حتیٰ کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس کے اندر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں اور میں ذوق اور وجد کے ساتھ آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور میرے آنسو بہہ رہے تھے پھر میں بیدار ہو گیا اس وقت بھی میں کافی رو رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل کے اندر ڈالا کہ وہ مردہ اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے آنحضرت ﷺ کے روحانی فیوض کے ذریعہ سے اب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد وبارك وسلم انک حمید مجید (ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۸-۵۴۹)

اس طرح ۱۸۸۲ء کا واقعہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''ایک مرتبہ الہام ہوا کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کیلئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محی کی تعیین نہیں ہوئی پھر فرماتے ہیں۔

اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا ''ھٰذا رجل یحب رسول اللہ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳)

انہی دنوں میں آپ نے ایک اور خواب دیکھا فرماتے ہیں:۔

''ایک رات میں لکھ رہا تھا کہ اس اثناء میں مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا اس وقت میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ کا چہرہ بدر تام کی طرح درخشاں تھا آپ میرے قریب ہوئے اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ آپ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ سے نور کی کرنیں نمودار ہوئیں اور میرے اندر داخل ہو گئیں میں ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ میں انہیں اپنی روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں اور اس معانقہ کے بعد نہ ہی میں نے یہ محسوس کیا کہ آپ مجھ سے الگ ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ سمجھا کہ آپ تشریف لے گئے ہیں اس کے بعد مجھ پر الہام الٰہی کے دروازے کھول دئے گئے اور میرے رب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

یا احمد بارك اللہ فیک مارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمی الرحمن علم القرآن لتنذر قوما ما انذر آباء ھم ولتستبین سبیل المجرمین قل انی امرت وانااول المؤمنین۔

یعنی اے احمد اللہ نے تجھے برکت دی ہے پس جو وار تو نے دین کی خدمت کیلئے مخالفوں پر کیا ہے وہ تو نے نہیں کیا بلکہ اللہ نے کیا ہے خدا نے تجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے تاکہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کرے جن کے باپ دادے ہوشیار نہیں کئے گئے تھے۔ اور تا مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے لوگوں سے کہدے کہ مجھے خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لایا ہوں۔

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ کشوف والہامات سے واضح ہوتا ہے کہ

۱۔ آپ کے دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

۲۔ اس وجہ سے آپ کو اکثر مرتبہ آنحضرت ﷺ کے محبت بھرے دیدار نصیب ہوئے۔

۳۔ اور چونکہ اس دور میں احیاء اسلام اور خدمت اسلام کیلئے عشق محمدی شرط اعظم تھی اس لئے اللہ نے آپ کو احیاء اسلام کا منصب جلیل عطا فرمایا اور امام مہدی و مسیح موعود کے منصب سے سرفراز فرمایا۔

گفتگو کے آخر پر ہم برصغیر کے نامور ادیب مرزا فرحت اللہ بیگ کا ایک واقعہ درج کرتے ہیں جو عالمی ڈائجسٹ کراچی کے شمارہ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا تھا آپ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی میں مقیم تھے اور آپ حضور علیہ السلام کی ملاقات کیلئے جانے لگے تو ان کے ایک بزرگ مرزا عنایت بیگ صاحب نے ان سے کہا کہ جن سے تم ملنے جا رہے ہو ان کی آنکھوں کو دیکھنا کہ کس رنگ کی ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

''جب مرزا صاحب کے پاس گیا تو بڑے غور سے اُن کی آنکھوں کو دیکھتا رہا میں نے دیکھا کہ اُن کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ہوتا ہے وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے؟؟ فرحت! دیکھو اس شخص کو برا کبھی نہ کہنا فقیر ہے اور یہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے عاشق ہیں میں نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا ؟ فرمایا کہ جو آنحضرت ﷺ کے خیال میں ہر وقت غرق رہتا ہے اس کی آنکھوں میں سبزی آجاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہر ان میں دوڑ گئی ہے میں نے اس وقت تو ان سے اس کی وجہ نہیں پوچھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ سب فقیر اور اہل طریقت اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا سبز رنگ ہے اِس کا عکس آپؐ کے زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے''۔

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ سے عشق محمدی ﷺ کے ایمان افروز واقعات کو پیش کیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

ارشاد نبویؐ
اَلْاَمَانَۃُ عِزٌّ
(امانت داری عزّت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:۔
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینگو لین کلکتہ 700001
دکان - 248-5222, 248-1652, 243-0794
رہائش - 237-0471, 237-8468

# خطبہ جمعہ

## مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے جن میں صفت رحیم کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور ان آیات میں مذکور اہم مضامین اور مسائل کی پر معارف تشریحات

### حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خط لکھنے والوں کے لئے اہم تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۸/جون ۲۰۰۱ء بمطابق ۸/احسان ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ. ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ . اِنَّ فِى ذٰلِكَ لَاٰيَةً. وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ (الشعراء: ۱۲۰ تا ۱۲۳)

پس ہم نے اسے اور ان کو جو اس کے ساتھ تھے ایک بھری ہوئی کشتی میں نجات دی۔ حضرت نوح کی کشتی مراد ہے۔ پھر ہم نے بعد میں باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے اور یقیناً تیرا ربّ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت نوحؑ کی کشتی کا ذکر تو آپ بارہا سن چکے ہیں اس کے غرق ہونے میں ایک ایسا نشان تھا جو باقی رہنے والا ہے اور حضرت نوحؑ کی کشتی کی تلاش آج تک بھی جاری ہے کیونکہ بعض علامتیں ایسی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کشتی محفوظ رہی ہے اور آئندہ کے لئے نشان بننے والی تھی۔ بہر حال اس کشتی کی تلاش تو اپنی جگہ جاری رہے گی یہاں اتنا ذکر قرآن فرما رہا ہے کہ نوحؑ کے انکار کرنے والے اکثر مومن نہیں تھے۔ ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اور ان کو غرق کر دینے سے اللہ کی شان عزیزیت ظاہر ہوتی ہے۔ بہت غالب ہے بہت بڑے غلبہ والا ہے لیکن بار بار رحم بھی فرماتا ہے۔ چنانچہ نوح کی قوم میں سے جو بچ گئے ان پر رحم فرمایا گیا اور ان سے آئندہ نسلیں چلیں۔

دوسری آیات سورۃ الشعراء ۱۹۰ تا ۱۹۲ ہیں۔ ﴿فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾ انہوں نے اس کو جھٹلا دیا تو ان کو ایک سایہ دار عذاب نے آ پکڑا جس نے دیر تک سایہ کئے رکھا۔ ﴿اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ﴾ یہ ایک بہت بڑے دن کا عذاب تھا۔ ﴿اِنَّ فِى ذٰلِكَ لَاٰيَةً﴾ اس میں بھی ایک بہت بڑا نشان ہے ﴿وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اور ان میں سے بھی اکثر مومن نہیں تھے۔ ﴿وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ اب یہاں بھی ﴿رَبَّكَ﴾ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت چلی گئی ہے کہ تیرا رب بہت غلبہ والا اور عزت والا ہے اور وہی ہے جو بار بار رحم بھی فرماتا ہے۔ باوجود اس کے کہ غالب عذاب نے ان کو سایہ کی طرح ڈھانپ لیا تھا، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ان کو جنہوں نے توبہ کی توفیق پائی نجات بخشی اور اپنے بار بار رحم کرنے کا ثبوت عطا فرمایا۔

سورۃ الشعراء کی آیات نمبر ۲۱۵ تا ۲۲۰ ہیں ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ اور اپنے قریب کے خاندان کو ڈرا۔ ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ لیکن ان میں سے بھی جو مومن ہیں ان کے لئے اپنی رحمت کا پر بھی جھکا دے ﴿فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ پس اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو کہہ دے کہ مَیں اس سے جو تم کرتے ہو بری الذمہ ہوں ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ﴾ اور اللہ پر توکل رکھ جو بہت عزت والا اور دائمی غلبہ والا ہے اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

﴿الَّذِىْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ﴾ وہ جو تجھے دیکھتا ہے جب تُو کھڑا ہوتا ہے ﴿وَتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيْنَ﴾ اور سجدہ میں تیرا خدا کے حضور الٹ پلٹ ہونا بھی خدا کی نگاہ میں رہتا ہے۔ تیری بے قراری کو سجدوں میں دیکھتا ہے۔ تقلّب سے مراد یہاں بے قراری ہے۔ (سورۃ الشعراء نمبر ۲۱۵ تا ۲۲۰)۔ اس میں بھی کامل غلبہ کا اور بار بار رحم فرمانے کا ذکر فرمایا گیا ہے اور توکل کر اس پر جو تجھے دیکھ رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ پر توکل کی تلقین فرمائی جا رہی ہے جو سجدوں میں رسول اللہ ﷺ کی بیقراری پر نظر رکھتا تھا۔

اس بارہ میں ایک حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ نازل ہوئی تو آپؐ نے قریش کو جمع کیا۔ پھر بعض کو نام لے کر خطاب فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا: اے قریش! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ مَیں اللہ کے حضور تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ مَیں تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے بنی قُصیّ! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ مَیں تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ اے بنی عبد المطلب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ مَیں تمہارے لئے کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہاں بار بار جو دہرایا گیا ہے میں کسی فائدہ یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتا اس سے مراد یہ ہے کہ میرا اللہ ہی ہے جو میری خاطر تمہیں ہدایت بھی دے سکتا ہے اور تمہیں اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک بھی کر سکتا ہے۔ یہ میری طاقت نہیں بلکہ میرے ربّ کی طاقت ہے۔ اس آیت کریمہ میں عزیز رحیم پر توکل کرنے کا ارشاد ہے کہ تیرا رب بہت ہی غالب، عزت والا، دائمی غلبہ والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی ہی میں آپ کے خاندان کے اکثر لوگ نجات پا گئے اور ان پر بار بار رحم فرمایا گیا اور بہت کم بد قسمت ایسے تھے جن کی قسمت میں ہلاکت لکھی گئی تھی۔

اب حضرت موسیٰ کے سونٹے کا ذکر ملتا ہے سورۃ النمل آیات ۱۱، ۱۲ میں ﴿وَاَلْقِ عَصَاكَ . فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ﴾ اور اے موسیٰ تو اپنا سونٹا پھینک، جب اس نے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح حرکت کر رہا ہے ﴿وَلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ﴾ وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا ﴿وَلَمْ يُعَقِّبْ﴾ اور یہاں تک کہ مڑ کے بھی نہ دیکھا۔ ﴿يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ﴾ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ خوف نہ کر ﴿اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ﴾ میرے حضور میں تو وہ جن کو میں بھیجتا ہوں خوف نہیں کھایا کرتے ﴿اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا﴾ لیکن اس کے باوجود جو ظلم کرے پھر اپنے ظلم کو احسن چیز میں یا حسنِ خلق میں یا حسنِ عمل میں بدل دے ﴿بَعْدَ سُوْٓءٍ﴾ اپنی برائی کے بعد ﴿فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ پھر وہ دیکھے گا کہ مَیں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہوں۔

پھر سورۃ النمل کی آیات ۳۰ تا ۳۲ ہیں۔ ﴿قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّىْٓ اُلْقِىَ اِلَىَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ﴾ اس نے کہا (یعنی ملکہ سبا نے) کہ اے میرے بڑے لوگو! اور سردارو! ﴿اِنِّىْٓ اُلْقِىَ اِلَىَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ﴾ میری طرف ایک بہت معزز کتاب بھیجی گئی ہے۔ کتاب سے مراد یہاں خط ہے، کتاب خط کو بھی کہتے ہیں کہ میری طرف ایک بہت معزز خط بھیجا گیا ہے ﴿اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ﴾ وہ سلیمان کی طرف سے ہے ﴿وَاِنَّهٗ﴾ اور وہ یہ ہے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے ﴿اَلَّا تَعْلُوْا عَلَىَّ وَاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ﴾ یہ کہ تم مجھ سے بغاوت نہ کرو، میرے خلاف فوج کشی نہ کرو ﴿وَاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ﴾ اور میرے پاس مسلمان ہونے کی حالت میں آ جاؤ۔ پس اس کے دربار کے بڑے بڑے درباری تھے انہوں نے سرکشی کا مشورہ دیا تھا مگر ملکہ سبا صاحبِ فہم عورت تھی اس نے کہا مجھے تو یہ خط آیا ہے جو بہت ہی معزز خط ہے اور اس میں مجھے تلقین کی گئی ہے کہ میرے خلاف سرکشی نہ کرنا۔

اس آیت کریمہ کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بہت ہی عمدہ نکات بیان فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"زمانہ نے بہت ترقی کی ہے اور آج کل کی تہذیب کو انسانی ترقیات کا انتہائی زینہ قرار دیا جاتا ہے اور جن باتوں پر ناز ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خطوط میں بے سروپا طویل طویل القاب ہیں"۔ یعنی لوگوں کے خطوط میں بے سروپا طویل طویل القاب ہوتے ہیں۔ "مشکل ترکیبیں ہوتی ہیں جن کے مبتداء کی خبر دوسرے ورق پر جاکر نکلتی ہے۔ مگر دیکھو قرآن مجید نے تیرہ سو سال سے پہلے ایک خط کا نمونہ دیا ہے جو کئی سو برس پہلے کا ہے اور حقیقی مہذب گروہ کے ایک ممبر کو لکھا ہوا ہے اور وہ یہ ہے ﴿اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ. وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ "وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم فرمانے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ﴿اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ﴾ کہ دیکھو میرے خلاف سرکشی نہ کرنا اور میرے پاس فرمانبردار ہوتے ہوئے واپس آجاؤ۔ "اس سے زیادہ مختصر نویسی پھر جامع مانع کلمات اور عمدہ طرز تحریر اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس نمونہ پر حضرت نبی کریم ﷺ کے خطوط ہیں"۔ اب یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک شاندار نکتہ اس میں سے نکالا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اپنے خطوط بھی جو بادشاہوں کی طرف لکھے گئے تھے وہ بہت اختصار کے ساتھ ہیں مگر جامع مانع ہیں۔ ان پر نہ زیادتی ہو سکتی ہے الفاظ کی، نہ کمی ہو سکتی ہے۔ پورے مضمون پر حاوی ہوتے ہیں اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خطوط کی اصلیت کی پہچان ہے۔

سورۃ القصص میں آیت نمبر ۱۷ میں ہے ﴿قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَغَفَرَلَهٗ. اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ اس نے کہا اے میرے ربّ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دے ﴿فَغَفَرَلَهٗ﴾ پس اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ ﴿اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ یقیناً وہی ہے جو بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں: "قرآن شریف بہت سی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے جیسا کہ روم اور ایران کی سلطنت کی نسبت ایک زبردست پیشگوئی قرآن شریف میں موجود ہے اور یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جب کہ مجوسی سلطنت نے"۔ مجوسی جو مشرک سلطنت تھی اس نے "ایک لڑائی میں رومی سلطنت پر فتح پائی تھی اور کچھ تھوڑی سی زمین ان کے ملک کی اپنے قبضہ میں کر لی تھی۔ تب مشرکین مکہ نے فارسیوں کی فتح اپنے لئے ایک نیک فال سمجھی تھی اور اس سے یہ سمجھا تھا کہ چونکہ فارسی سلطنت مخلوق پرستی میں ہمارے شریک ہے ایسا ہی ہم بھی اس نبی کا استیصال کریں گے جس کی شریعت اہل کتاب سے مشابہت رکھتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ پیشگوئی نازل فرمائی کہ آخر کار رومی سلطنت کی فتح ہو گی اور چونکہ روم کی فتح کی نسبت یہ پیشگوئی ہے اس لئے اس سورت کا نام سورۃ الروم رکھا گیا ہے۔ اور چونکہ عرب کے مشرکوں نے مجوسیوں کی سلطنت کی فتح کو اپنی فتح کے لئے ایک نشان سمجھ لیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں یہ بھی فرمادیا کہ جس روز پھر روم کی فتح ہو گی اس روز مسلمان بھی مشرکوں پر فتحیاب ہونگے، چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا"۔

اب یہ جو پیشگوئی ہے یہ ہجرت سے پہلے کی ہے اور بعد ہجرت، جیسا کہ پیشگوئی میں فرمایا گیا تھا تین سال کے بعد اور نو سال کے اندر اندر، یہ عظیم الشان واقعہ رونما ہوا یعنی مسلمانوں کو مشرکین پر فتح نصیب ہوئی اور بادشاہ روم کو مجوسی سلطنت ایران کے اوپر فتح نصیب ہوئی۔ یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہو چکی ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس بارہ میں قرآن شریف کی آیت یہ ہے ﴿الٓمّٓ. غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَ يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (الروم: ۲ تا ۵) (ترجمہ) میں خدا ہوں جو سب سے بہتر جانتا ہوں۔ رومی سلطنت بہت قریب زمین میں مغلوب ہو گئی ہے اور وہ لوگ پھر نو سال تک، تین سال کے بعد"۔ یعنی نو سال سے پہلے پہلے اور تین سال کے بعد۔ "مجوسی سلطنت پر غالب ہو جائیں گے۔ اُس دن مومنوں کے لئے بھی ایک خوشی کا دن ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تین سال کے بعد نو سال کے اندر پھر رومی سلطنت ایرانی سلطنت پر غالب آگئی اور اسی دن مسلمانوں نے بھی مشرکوں پر فتح پائی کیونکہ وہ دن بدر کی لڑائی کا دن تھا جس میں اہلِ اسلام کو فتح ہوئی تھی"۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۰)

ایک اور اقتباس ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا:

"حدیثوں سے ثابت ہے کہ روم سے مراد نصاریٰ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں پھر اسلامی ممالک کے کچھ حصّے دبالیں گے اور اسلامی بادشاہوں کے ممالک اُن کی بدچلنیوں کے وقت میں اُسی طرح نصاریٰ کے قبضے میں آجائیں گے جیسا کہ اسرائیلی بادشاہوں کی بدچلنیوں کے وقت رومی سلطنت نے اُن کا ملک دبالیا تھا۔ پس واضح ہو کہ یہ پیشگوئی ہمارے اس زمانہ میں پوری ہو گئی۔ مثلاً روس نے جو کچھ رومی سلطنت کو خدا کی ازلی مشیّت سے نقصان پہنچایا، وہ پوشیدہ نہیں۔ اور اس آیت میں جبکہ دوسرے طور پر معنے کئے جائیں غالب ہونے کے وقت میں روم سے مراد قیصر روم کا خاندان نہیں کیونکہ وہ خاندان اسلام کے ہاتھ سے تباہ ہو چکا بلکہ اس جگہ بروزی طور پر روم سے روس اور دوسری عیسائی سلطنتیں مراد ہیں جو عیسائی مذہب رکھتی ہیں۔ یہ آیت اوّل اس موقع پر نازل ہوئی تھی جبکہ کسریٰ شاہِ ایران نے بعض حدود پر لڑائی کر کے قیصر شاہِ روم کو مغلوب کر دیا تھا۔ پھر جب اس پیشگوئی کے مطابق ﴿بِضْعِ سِنِيْنَ﴾ میں قیصر روم شاہ ایران پر غالب آگیا تو پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿غَلَبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ......الخ﴾ جس کا مطلب یہ تھا کہ رومی سلطنت اب تو غالب آگئی ہے مگر پھر ﴿بِضْعِ سِنِيْنَ﴾ میں" (یعنی تین سے نو سال کے عرصہ میں) "اسلام کے ہاتھ سے مغلوب ہوں گے۔ مگر باوجود اس کے کہ دوسری قراءت جس میں غَلَبَتْ کا صیغہ ماضی معلوم تھا اور سَيُغْلَبُوْنَ کا صیغہ مضارع مجہول تھا مگر پھر بھی پہلی قراءت جس میں غُلِبَتْ کا صیغہ ماضی مجہول تھا اور سَيَغْلِبُوْنَ مضارع معلوم تھا منسوخ التِّلاوت نہیں ہوئی بلکہ اسی طرح جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کو قرآن شریف سناتے رہے"۔ اب یہ جو مسئلہ ہے یہ اہل علم پر تو روشن ہو جائے گا جو اس لغت کی اصطلاحوں کو سمجھتے ہیں مگر عام احمدیوں پر اس کو کھولنے کے لئے زیادہ وقت چاہئے۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریر جیسے تھی وہی میں نے پڑھ کے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ تو اس آیت کریمہ کی دو تلاوتیں تھیں یعنی قراءتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں قراءتوں کو باقی رکھا اور دونوں قراءتوں کے لحاظ سے یہ مضمون بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ اس سے "ثابت ہوا کہ ایک مرتبہ پھر مقدّر ہے کہ عیسائی سلطنتِ روم کے بعض حدود کو پھر اپنے قبضہ میں کر لے گی۔ اِسی بنا پر احادیث میں آیا ہے کہ مسیح کے وقت میں سب سے زیادہ دنیا میں روم ہوں گے یعنی نصاریٰ۔ اس تحریر سے ہماری غرض یہ ہے کہ قرآن اور احادیث میں روم کا لفظ بھی بروزی طور پر آیا ہے یعنی روم سے اصل روم مراد نہیں بلکہ نصاریٰ مراد ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۷۔۳۰۸)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور آج کل نصاریٰ کا عروج ہے اور بڑی کثرت سے ہر طرف پھیل گئے ہیں۔ انہوں نے کس پر غلبہ پایا ہے۔ غلبہ یہود پر پایا ہے جو موحد تھے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ غلبہ یہود پر پانے کے باوجود درپردہ یہودی عیسائیوں سے وہ کام کرواتے ہیں جو خود نہیں کر سکتے۔ پس یہ بھی ایک عجیب نکتہ ہے جو اس زمانہ میں ہمارے سامنے کھلا ہے کہ عیسائیت کو غلبہ ملا ہے ساری دنیا میں اور یہود عیسائیت کی معرفت غلبہ حاصل کر رہے ہیں اور یہ غلبہ اب ان کو ہمیشہ نہیں رہے گا بلکہ ﴿مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ ہونے کی وجہ سے وہ خدا کے غضب کے نیچے بھی ہیں اور دنیا کے غضب کے نیچے بھی ہمیشہ رہے ہیں اور آئندہ بھی دوبارہ پھر اسی غضب کے نیچے آنے والے ہیں۔ پس بعض لوگ مایوس ہو جاتے ہیں کہ ابھی تک تو فلسطینیوں کا کچھ نہ بنا اور یہودی ان پر جیسے چاہیں مظالم کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ پیشگوئی ایک دفعہ نہیں بارہا ماضی

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

میں پوری ہو چکی ہے۔ اتنی بار اور اس شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہے کہ اس پر شک کرنا ایک حماقت ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھو نازی جرمنی کے زمانہ میں کس شان سے پوری ہوئی تھی۔ یہود نے جرمنی کی اقتصادیات پر مکمل غلبہ پا لیا تھا، اس کی اقتصادیات کے علاوہ اس کی سیاست پر اور اس کی صنعتوں پر، ہر چیز یہود کے قبضہ قدرت میں چلی گئی تھی۔ اس وقت کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہودی اسی قوم کے مغلوب ہو جائیں گے جس قوم پر اس نے بڑے زور اور جبر کے ساتھ تسلط کر لیا تھا۔ لیکن جنہوں نے نازی تاریخ کو پڑھا ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح نازیوں نے یہود پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے اتنے مظالم کئے کہ آج تک یہودی ان مظالم کا رونا روتے ہیں اور یہودیوں کے بیان کے مطابق دس لاکھ یہودی وہاں قتل وغارت کئے گئے۔ اب یہ جو اعداد و شمار ہیں مبالغہ ہی سہی مگر اس میں شک نہیں کہ بہت بڑی تعداد یہودیوں کی بہت ظالمانہ طور پر جرمنی میں قتل کی گئی یہاں تک کہ Death Chambers میں انہیں مارا گیا، زہریلی گیس چھوڑی جاتی تھی جس سے دم گھٹ کر اور اس کے زہر سے مغلوب ہو کر یہودیوں کی جانیں نکل جاتی تھیں۔ پھر ان کے بچوں پر بھی ظلم کیا گیا، ان کے بچوں کو بھی مارا گیا، ان کی عورتوں پر بھی ظلم کیا گیا، ان کی عورتوں کو بھی مارا گیا اور بہت ہی مشکل کے ساتھ کچھ یہودی بچ بچا کر انگلستان کی پناہ میں آگئے۔

تو یہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کی پیشگوئی ہے اس میں مغضوب کا جو لفظ ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ یہود پر خدا کا بھی غضب نازل ہوتا ہے اور لوگوں کا بھی غضب نازل ہوتا ہے۔ ساری تاریخ بھری پڑی ہے اس بات سے۔ پس اب مسلمانوں کے لئے کسی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ فلسطین میں بھی کچھ نہ کچھ ہو گا ضرور، ہم تو منتظر ہیں وہ بھی دیکھ لیں تاریخ کس کے ساتھ ہے۔ تاریخ مسلمانوں کے ساتھ ہے لازماً ان پر ایک دفعہ پھر غلبہ ملے گا لیکن خدا کے صالح بندوں کو اور اس سے میں استنباط کرتا ہوں کہ یہ غلبہ احمدیت کو نصیب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ فرمایا عزیز رحیم ہے خدا، بار بار رحم بھی فرماتا ہے اور بہت غالب اور دائمی غلبہ والا ہے۔

ایک اور آیت کریمہ ہے ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ﴾ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لئے اس کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے۔ یعنی اگر ایک سے محبت ہے تو بیک وقت دوسرے سے محبت نہیں ہو سکتی۔ ہو گی تو وہ کم درجہ کی ہو گی، ایک ہی محبت غالب رہتی ہے۔ فرمایا ہم نے انسان کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے اور اسی طرح ﴿مَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ الّٰئِيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ أُمَّهٰتِكُمْ﴾ اور وہ عورتیں، تمہاری بیویاں جن کو تم اپنے اوپر حرام کرنے کے لئے اپنی مائیں کہہ دیا کرتے ہو، وہ تمہاری مائیں نہیں بن سکتیں۔ تمہاری مائیں تمہاری ہی مائیں ہیں۔ ﴿وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَآءَكُمْ أَبْنَآءَكُمْ﴾ اور تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا اصلی اور سچا بیٹا نہیں بنایا ﴿ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ﴾ یہ تو سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔ ﴿وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ﴾ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہ سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ وہ جو یتیم جنگوں کے بعد تمہارے قبضہ میں آتے ہیں ان کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو، ان کو اپنا بیٹا قرار نہ دیا کرو۔ ﴿فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَآءَهُمْ﴾ اگر تمہیں ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں ﴿فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ تو پھر وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں ﴿وَمَوَالِيْكُمْ﴾ اور وہ تمہارے دوست ہیں دین کے معاملہ میں بھی ﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ أَخْطَأْتُمْ بِهٖ﴾ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اس معاملہ میں جس میں تم پہلے غلطی کر چکے ہو ﴿وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ﴾ لیکن تمہارے دل اگر کوئی گناہ عمد کریں گے تو پھر وہ پکڑے جائیں گے ﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ اور یاد رکھو کہ ان سب باتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی بخشش کرنے والا پاؤ گے اور بار بار رحم فرمانے والا۔ (سورۃ الاحزاب آیات ۲،۵)

اس کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے کسی کے پیٹ میں دو دل نہیں بنائے۔ پس اگر تم کسی کو کہو کہ تو میرا دل ہے تو اس کے پیٹ میں دو دل نہیں ہو جائیں گے۔ دل تو ایک ہی رہے گا۔ اسی طرح جس کو تم ماں کہہ بیٹھے وہ تمہاری ماں نہیں بن سکتی اور اسی طرح خدا نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو حقیقت میں تمہارے بیٹے نہیں کر دیا۔ یہ تو تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور خدا سچ کہتا ہے اور سیدھی راہ دکھلاتا ہے۔ تم اپنے منہ بولے بیٹوں کو اُن کے باپوں کے نام سے پکارو۔ یہ تو قرآنی تعلیم ہے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ اپنے پاک نبی کا نمونہ اس میں قائم کر کے پرانی رسم کی کراہت کو دلوں سے دُور کر دے۔ سو یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے قائم کیا کہ آنحضرت ﷺ کے غلام آزاد کردہ کی بیوی کی اپنے خاوند سے سخت ناسازش ہو گئی" یعنی ان بن ہو گئی۔ "آخر طلاق تک نوبت پہنچی۔ پھر جب خاوند کی طرف سے طلاق مل گئی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیوند نکاح کر دیا"۔ (آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۵۸،۵۹)

اس آیت کریمہ میں گزشتہ علماء نے بہت ہی زیادہ ظلم سے کام لیا ہے کیونکہ وہ اس کی تشریح میں یہ کہتے ہیں کہ طلاق کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ ایک دفعہ بغیر سلام کئے، بغیر آواز دئے اس گھر میں داخل ہو گئے جو زید کا گھر تھا اور اس وقت حضرت زینب کو ننگی حالت میں دیکھ لیا اور نعوذ باللہ من ذلک ان پر آپ عاشق ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو پڑھ کر یہ فیصلہ کیا کہ اس کی طلاق ہو جائے اور منہ بولے بیٹے کی بات بنا لی کہ یہ تو یونہی منہ کی باتیں ہوتی ہیں شادی کر لی۔ اب سوال یہ ہے کہ حضرت زینبؓ نے آپؐ کی خاطر، آپ کے دل کو خوش کرنے کے لئے آپؐ کے غلام سے شادی کر لی تھی جو عرب باغیرت اہل مکہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ ایک بہت ہی مکروہ فعل تھا۔ مکہ کی معزز عورت کا ایک غلام سے شادی کر لینا سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا تھا تو چونکہ حضرت زینبؓ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی دلداری کی خاطر آپؐ کے حکم سے سرمو فرق نہ کیا اور آپ کے فرمانے کے مطابق شادی کر لی تھی اس لئے جب طلاق ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے دل میں اس کا بہت غم تھا اور محسوس ہوتا تھا کہ میرے کہنے میں اس بیچاری نے سزا پائی ہے۔ پس اس وجہ سے آپؐ نے اس سے شادی کی اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آپ کا پیوند نکاح کر دیا۔

سورۃ الاحزاب ہی کی ایک اور آیت ہے ﴿وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ کہ مومنوں میں سے ایسے مردان خدا ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد باندھا اسے سچا کر دکھایا۔ ﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ پس ان میں سے بہت سے ہیں جنہوں نے اپنے عہد کو سچا کر دکھایا اور بہت سے ہیں جو ابھی انتظار کی حالت میں ہیں۔ ﴿وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ اور انہوں نے ذرا بھی تبدیلی نہیں کی اپنے اطوار میں ﴿لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ﴾ یہ اس لئے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کی وجہ سے، صادقین کو ان کے صدق کی وجہ سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ ﴿وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ إِنْ شَآءَ﴾ اور اگر چاہے تو منافقین کو ان کے نفاق کی وجہ سے سزا دے ﴿أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ﴾ یا ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے اُن پر جھکے، اس نیت سے کہ ان کی توبہ قبول کر لی جائے۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیات ۲۴،۲۵)

تو اس میں بھی دیکھیں کہ فرمایا جا رہا ہے کہ منافقین کے دل کا حال خدا جانتا تھا کہ جھوٹے ہیں اس کے باوجود ان سے یہ نہیں فرمایا کہ تم سب کو اللہ تعالیٰ تباہ کر دے گا بلکہ فرمایا کہ جن سے اللہ تعالیٰ چاہے گا ان سے توبہ قبول کرتے ہوئے ان پر جھک جائے گا۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ان آیات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی ﷺ سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپؐ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔ ان کی نسبت آیا ہے ﴿مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے، اپنی جانیں اپنے وعدوں کے مطابق پیش کر چکے اور وہ قبول کر لی گئیں اور بعض ابھی تک انتظار میں بیٹھے ہیں کہ ہم بھی اس راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرت ﷺ کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت ﷺ کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت ﷺ کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضور ﷺ کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرامؓ کی قدر کرتا ہے۔ جو صحابہ کرامؓ کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت ﷺ کی قدر نہیں کرتا۔ وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے اگر کہے کہ میں آنحضرت ﷺ سے محبت رکھتا ہوں مگر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت ﷺ سے محبت ہو اور پھر صحابہؓ سے دشمنی"۔

(الحکم۔ جلد ۸، نمبر ۷، بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء، صفحہ ۲)

اب شیعوں کا بھی اس میں بہت بڑا عظیم الشان ردّ فرمایا گیا ہے۔ اس آیت کریمہ سے


GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

پتہ چلتا ہے کہ جو اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے وہ اس کے صحابہ سے بھی محبت کرتا ہے۔
پھر فرمایا:

"صحابہ رضوان اللہ علیہم یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اُسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلاتا تھا۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ اِن ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے۔ قرآن شریف ان کی تعریف سے بھرا ہوا ہے، اسے کھول کر دیکھو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگی آنحضرت ﷺ کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اِس طرح پر بیان فرمایا ہے: ﴿مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اِس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اِس قدر مال و دولت ملے" یعنی یہ ان کی خواہش نہیں تھی کہ ہماری عمریں لمبی ہوں اور مال و دولت ملے۔ "اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ میں جب صحابہؓ کے اِس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت ﷺ کی قوتِ قدسی کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ"۔

(الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۳۸۔ بتاریخ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۲)

اسی ضمن میں ایک یہ آیت بھی ہے ﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ﴾ وہی ہے جو تم پر سلام درود بھیجتا ہے ﴿وَمَلٰٓئِكَتُهٗ﴾ اور اس کے فرشتے بھی۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ کا درود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہی خاص نہیں تھا بلکہ آپ کے صحابہ پر بھی اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ کس مقصد کے لئے۔ درود بھیجنا محض ایک دعا نہیں بلکہ ایک اعلیٰ عمل کی طرف بلانے کے نتیجہ میں درود کی برکت حاصل ہوتی ہے۔ ﴿لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ یہ درود اس لئے تم پر بھیج رہا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے۔ ﴿وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا﴾ اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۴) یہاں بھی لفظ مومن خاص توجہ کا مستحق ہے کیونکہ ہر غیر کے لئے تو اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے مگر اپنے مومن بندوں کے لئے رحیم ہے کیونکہ رحیم میں کچھ محنت بھی درکار ہوتی ہے جو خدا کی راہ میں کی جائے۔ کیونکہ خدا کے مومن بندے اللہ کی خاطر مشکلات میں پڑتے ہیں اور اس کی راہ میں بہت محنت کر کے اس کی رضا کماتے ہیں۔ اس لئے فرمایا خدا اور اس کے فرشتے مومنوں پر درود بھیجتے ہیں تا خدا اُن کو ظلمت سے نور کی طرف نکالے۔ ﴿وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا﴾ یعنی خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے جس سے کافر کو یعنی بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو پہلے بھی کئی بار بیان ہو چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"فیضِ رحیمیت اسی شخص پر نازل ہوتا ہے جو فیوض مترقبہ کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اسی لئے یہ ان لوگوں سے خاص ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ربِّ کریم کی اطاعت کی جیسے اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا﴾ میں تصریح فرما دی گئی ہے"۔

یہ تو خطبہ رحیمیت کے مضمون پر جو جاری تھا آگے بھی شاید جاری رہے گا یہ اس کے متعلق میں نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ اب میں خطبہ ثانیہ سے پہلے کچھ خطوط کے متعلق اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جو خطوط مجھے لکھے جاتے ہیں ان میں عجیب و غریب حرکتیں ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے میرا وقت بہت زیادہ ضائع ہو جاتا ہے۔ بعض ایسی خواتین ہیں جو لمبے لمبے خط روزانہ لکھتی ہیں اور روزانہ ایک نہیں تین چار دفعہ، اور وہی مضمون بار بار دہرایا ہوتا ہے۔ سارے لمبے خطوط پڑھنے کے بعد نام دیکھو تو وہی نام ہیں اور وہی مضمون بار بار دہرایا جا رہا ہے۔ جو صرف دعا کے لئے ہے۔ اب دعا میں کون سے راز کی بات ہے اور خط کے اوپر لکھا ہوتا ہے "بصیغہ راز"۔ دعا تو میں لوگوں کے سامنے تو نہیں کرتا، بصیغہ راز ہی کرتا ہوں۔ لیکن ان کے بصیغہ راز لکھنے سے کیا فرق پڑتا ہے اور پھر یہ کیا مطلب ہوا کہ ایک ہی خط کو بار بار کثرت سے دوہرایا جائے۔

بعض دفعہ ایک خط کے ساتھ سات سات آٹھ آٹھ خط نتھی کئے جاتے ہیں اور ان پہ وہی تاریخ ہے۔ اب ایک دن میں سات خط لکھنا اور نتھی کر کے بھیج دینا اس میں کونسی حکمت ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آتی۔ بہر حال میرا وعدہ ہے کہ میں خود خطوں کو پڑھتا ہوں تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس وعدہ پر قائم رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ جب تک اللہ توفیق عطا فرمائے لیکن لوگوں کو بھی تو خیال کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں تو ہفتہ میں ایک دفعہ یا زیادہ سے زیادہ دو دفعہ خط لکھنا دعا کے لئے کافی ہے اور پھر ہر خط میں جن لوگوں نے دعا کے لئے لکھا ہوتا ہے ان کے بچوں کے الگ الگ خطوط ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ اسی خط کے نیچے سب کے دستخط ہو سکتے تھے، سب بچے بھی تو ساتھ ہی شامل ہیں۔ وہ اٹھا کر دیکھو پھر ایک اور بچہ نکل آیا۔ تو یہ بچوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور لمبا چلے لیکن خطوں میں یہ سلسلہ لمبا نہیں چلنا چاہئے۔ اس لئے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنے خطوں کو سلیقہ سکھائیں اور اگر خلاصہ کرنا نہیں آتا تو کسی واقف سے کروا لیا کریں مگر خلاصہ ہو یا نہ ہو ایک ہی دن میں چار چار پانچ پانچ خط روزانہ لکھنا اس میں کیا حکمت ہے۔ اور اگر روزانہ پانچ پانچ خط نہ لکھیں کیونکہ خصوصاً وہ لکھنے والی خاتون میرے ذہن میں ہیں تو پیسے بھی بچیں گے، ڈاک کا خرچ خواہ مخواہ کا بچے گا تو ذرا تھوڑا سا عقل سے کام لیں۔ خطوط کو مختصر لکھیں اور ایک ہی دن میں کئی کئی خط نہ لکھا کریں۔ ہفتے میں ایک کافی نہیں تو دو کافی ہونگے۔ وہ جو دعاؤں کے لئے لکھنے والے ہیں وہ ذہن میں رہتے ہی ہیں اکثر۔ اور کچھ تو میں خط پڑھتے ہی کچھ کے لئے دعا کر دیتا ہوں ساتھ ہی، یہ میرا طریقہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی طریق تھا کہ خط پکڑتے ہی اس پہ دعا کر دی اور پھر تہجد کی نماز میں ان سب خطوں کو ذہن میں رکھ کے ان کے لئے اجتماعی دعا بھی کرتا ہوں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ احباب کرام یہ تھوڑا سا عقل سے بھی کام لیں گے اور یہ جو سلسلہ میرا ڈاک دیکھنے کا ہے اس کو بند نہیں کروائیں گے۔ میں چاہتا ہوں یہ جاری رہے اور میں خود اپنی آنکھوں سے آپ کا خط پڑھوں اور اگر یہ سلسلہ میری طاقت سے بڑھ گیا تو پھر پرانا طریق جو خلاصوں کا تھا اس کو دوبارہ جاری کرنا پڑے گا۔ اس لئے آپ کی بھلائی بھی اسی میں ہے کہ خطوں کو مختصر بھی کریں اور ایک ہی دن میں کثرت کے ساتھ کئی خطوط نہ لکھا کریں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

خطوں کے سلسلہ میں یہ بھی بتا دوں بعضوں نے فیکس پہ خط چڑھائے ہوئے ہیں اور روزانہ خط فیکس میں سے خود بخود نکل جاتے ہیں ان کو یاد بھی نہیں رہتا کہ کیا لکھا تھا اور کیوں لکھا تھا اور وہ حکم ہے اس فیکس کو کہ وہ خط ہمیں یہاں پہنچ جائے۔ تو یہ عجیب و غریب سلسلے ہو رہے ہیں دعا کے بہانے۔ سچی دعا جو ہے وہ تو انسان کو تڑپا دیتی ہے، بعضوں کی بے چینی منتقل ہو جاتی ہے اور اسی بیقراری کے ساتھ میرا دل ان کے لئے دعا کے لئے کھلتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک چیز اور کم کریں کہ جھگڑوں کے خطوط ختم کریں۔ اس کثرت سے جھگڑوں کے خطوط

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔


تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 237050

ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ کوئی ڈاک ایسی نہیں ہوتی جس میں بکثرت لمبی تفصیل نہ لکھی ہو۔ مَیں نے اپنے خاوند سے یہ کہا، میرے خاوند نے مجھے یہ کہا، میری نندوں نے مجھے یہ کہا، میری ساس نے مجھے یہ کہا، مَیں نے پھر یہ کہا، پھر اس نے مجھے یہ جواب دیا، پھر میں نے یہ جواب دیا، پھر انہوں نے یہ جواب دیا تو اتنی لمبی بحث ہوتی ہے کہ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ بعض دفعہ سات سات آٹھ آٹھ صفحے کا خط ہے اور آخر پر یہ ہے کہ دعا کریں۔ اب دیکھ لیں کہ اس کا کیا فائدہ ہے۔ کوشش کریں، آپ میری مدد کریں، مَیں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ جو درد دل کی چیخ ہے اس کی ایک سطر ہی کافی ہو جاتی ہے۔

اور بعض بچیاں بڑے درد سے مجھے خط لکھتی ہیں۔ ہاں اس ضمن میں مَیں بچیوں کے متعلق بھی بتا دیتا ہوں کہ آج تک یہ شکایتیں مسلسل جاری ہیں کہ لوگ شادی کی غرض سے بچیوں کو ملاحظہ کرنے جاتے ہیں ایک بچی نے لکھا ہوا ہے کہ اس طرح پرکھتے ہیں جیسے بکری کو پرکھا جا رہا ہے ہمیں ایک تو بڑی کوفت ہوتی ہے ہمیں کہ اس طرح ہمیں اس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پھر وہ ہماری جائیدادیں بھی پوچھتے ہیں، ہمارے گھر، کوئی مکان ہمارے نام پہ ہے کہ نہیں، کوئی اور جائیداد ہمارے نام پر ہے کہ نہیں۔ تو یہ دنیادار لوگ ہیں بچیوں کو چاہئے ان کی بالکل پرواہ نہ کریں اور ان کے ماں باپ کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو گھر میں گھسنے بھی نہ دیں۔ نظر آجاتا ہے کوئی آدمی کس نیت سے رشتہ کی تحریک کر رہا ہے۔ تو ان کے ساتھ سختی کا سلوک کریں، اور کوئی علاج نہیں ہے۔ بچیوں کی بے عزتی کرنے کا تو کسی انسان کو بھی حق نہیں ہے۔ تو ان سب باتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔

## اعلانات نکاح

خاکسار کے بھانجے عزیز شکیل احمد ابن مکرم ممتاز احمد صاحب قادیان کا نکاح عزیزہ شبنم بیگم بنت مکرم قیام الدین صاحب ساکن سرائے ٹولی رانچی بہار کے ساتھ مبلغ 12000 روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء قادیان نے ۹ جولائی کو مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ اعانت بدر/50 روپے۔

(مبارک احمد کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

★ مورخہ 29.4.01 کو حلیم ڈگری کالج کانپور میں عزیزہ شبنم یاسمین بنت مکرم ناصر الدین صاحب آف کانپور کا نکاح عزیزم محمد اعظم قریشی ولد محمد آدم قریشی صاحب کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا اعانت بدر 50 روپے۔

☆۔ مورخہ 6.5.01 کو اودے پور کٹیا مسجد میں عزیزہ ثمینہ بانو بنت شریف احمد خان صاحب مرحوم آف اودے پور کٹیا کا نکاح عزیزم عمران احمد ولد مکرم فرقان احمد صاحب کے ہمراہ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا اعانت بدر-/50 روپے ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (مینجر)

★ مورخہ 14.6.01 کو بعد نماز ظہر عزیزم پرویز احمد خان ولد محمد یونس صاحب مرحوم ساکن اودے پور کٹیا کا نکاح عزیزہ نصرت بیگم بنت مکرم محمد اسلم صاحب اودے پور کٹیا کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اعانت بدر-/100 روپے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے رشتہ بابرکت کرے۔ (سعادت اللہ مبلغ سلسلہ)

★ میری بیٹی عزیزہ نور السحر سعدیہ کا نکاح عزیزم عثمان رشید ابن عبد الرشید صاحب ڈوگر آف فرینکفورٹ جرمنی سے مبلغ دس ہزار جرمن مارک مورخہ 5.7.01 کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے کامیاب ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر -/100 روپے۔ (مبارک احمد شیخوپوری قادیان)

## ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد 10 اپریل 2001 کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام طلحہ احمد انور تجویز کیا گیا ہے نومولود ملک محمد انور خان صاحب مرحوم لاہور کا پوتا اور کرامت اللہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا نواسہ ہے احباب جماعت سے زچہ و بچہ کی صحت اور سلامتی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(عابد انور خادم سیکرٹری تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ ریجن (یو کے)

☆۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 27.6.01 پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضور انور نے نومولود کو ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرما کر سید سلیم احمد نام تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم سید سلام الدین صاحب مرحوم آف سورو کا پوتا اور مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب آف سورو مرحوم کا نواسہ ہے بچہ کی صحت و تندرستی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے اعانت بدر -/100 روپے۔ (سید نعیم احمد آف سورو۔ اڑیسہ)

## درخواست دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ محترم ملک نذیر احمد صاحب درویش مرحوم ڈیڑھ سال سے فالج میں مبتلا ہیں کامل شفایابی کیلئے تمام احباب سے درخواست دعا ہے۔ (ملک منیر احمد پشاوری، قادیان)

## اکیسویں صدی کا پہلا......

# جلسہ سالانہ قادیان

## 8-9-10 نومبر 2001ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 110 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 8-9-10 نبوت 1380 ہش بمطابق **8-9-10** نومبر 2001ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کردیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

### مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 11 / نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی تیرہویں مجلس مشاورت منعقد ہو گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

## دعائے مغفرت

محترم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب نیشنل صدر نیپال مورخہ 19.5.01 کی رات حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نیپال میں جب احمدیت کی تبلیغ کا آغاز ہوا تو مرحوم اولین احمدیوں میں سے تھے جب احمدیت میں داخل ہوئے تو بہت مخالفت برداشت کی۔ ایک بار محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید نیپال کے دورہ پر تشریف لائے جب مرحوم کے گاؤں گئے تو غیر احمدیوں نے کار پر حملہ کر دیا۔ خلیل احمد صاحب کے بچوں اور گاؤں کے سبھی احمدیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے منکسر المزاج تھے۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لاتے تھے تین بیٹے ہیں بڑے بیٹے مکرم رحمت اللہ صاحب سلسلہ کے معلم ہیں دوسرے بیٹے مکرم پیر محمد صاحب جامعہ احمدیہ قادیان میں زیر تعلیم ہیں تیسرا بیٹا اسکول میں پڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے بلندی درجات عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد کلیم خاں مبلغ انچارج نیپال)


دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185.236-9893 WAREHOUSE : 343-4006. 343-4137 RESI : 236-2096. 236-4696. 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

## علم وعلماء کی فضیلت اورموجودہ زمانہ کے علماء

### از مکرم سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم (گنٹوک)

کسی نے سچ کہا ہے کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

یعنی بغیر علم کے خدا کو شناخت نہیں کرسکتے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ علم کی کس قدر ضرورت اور فضیلت ہے اور علماء کا مقام کتنا بلند اور بالا ہے۔ کہتے ہیں کہ

العلم باب الله ارقرب ۔ والجهل اعظم حجاب بينك وبين الله۔

یعنی علم اللہ تعالیٰ کا قریب تر دروازہ ہے اور جہالت تمہارے اور خدا کے درمیان سب سے بڑا حجاب ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے لکل شيئ طريق ۔ وطريق الجنة العلم

یعنی ہر چیز کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا۔

من خرج فی طلب العلم فهوفی سبيل الله حتى يرجع (مشکوٰۃ جلد اوّل صفحہ ۶۸)

یعنی جو شخص حصول علم کیلئے گھر سے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے وہ راہ خدا میں رہتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے۔شهد الله انه لا اله الا هو والملئكة واولوا العلم قائماً بالقسط (ال عمران آیت ۱۹)

یعنی اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے عالموں نے انصاف پر قائم ہوکر مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے علماء کی فضیلت بیان کرتے ہوئے علماء کو فرشتوں کی طرح اپنی وحدانیت کا گواہ اور اُن کی گواہی کو وجہ ثبوت الوہیت قرار دیا۔ اور ان کی گواہی کو فرشتوں کی گواہی کی طرح معتبر ٹھہرایا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد (مشکوٰۃ جلد اوّل صفحہ ۶۸)

یعنی ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی بھاری ہے حضرت جابرؓ سے مروی ہے عالموں کی عزت کرو اس لئے کہ وہ نبیوں کے وارث ہیں تو جس نے اُن کی عزت کی۔ یقیناً اُس نے اللہ اور رسول کی عزت کی۔ (کنز العمال جلد ۱۰ صفحہ ۸۵)

قارئین حضرات مذکورہ احادیث نبویہؐ سے یہ بات آفتاب نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ علماء کا مقام بہت بلند ہے اور نبی اکرمؐ نے اپنی اُمت کے علماء کو بنی اسرائیل کے نبیوں کے زمرے میں شامل کیا ہے۔

اس لئے عالِم کی موت کو عالَم کی موت کہا گیا ہے۔ لیکن دوسری طرف حضرت محمد عربی ﷺ نے آخری زمانے میں رونما ہونے والے فتنے سے باخبر کرتے ہوئے مسلمانوں کو ہوشیار کیا ہے کہ اُس زمانے میں جس قدر فتنے اٹھیں گے وہ علماء کے افتراء کردہ فتنے ہوں گے کیونکہ علماء هم شر من تحت اديم السماء (مشکوٰۃ کتاب العلم)

یعنی اُن نام نہاد مسلمانوں کے علماء آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہوں گے پھر ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔ تكون فی امتی فزعة فيسر الناس الى علما ئهم فاذا هم قردة و خنازير۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰)

میری اُمت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان میں جھگڑے ہوں گے لڑائیاں ہوں گی اختلافات پیدا ہو جائیں گے لوگ اس فتنہ وفساد کے حل کیلئے اپنے علماء کی طرف رجوع کریں گے جب وہ اپنے علماء کے پاس راہ نمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے یعنی وہ علماء نہیں بلکہ بندر اور سور ہیں۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

علم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے اُن سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

مذکورہ احادیث کی روشنی میں تمام علماء کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ کہیں ہم تو ان زمروں میں نہیں جس کا نقشہ حضرت نبی اکرم نے کھینچا ہے اور مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ جس طرح حضرت نبی اکرم نے ان بدباطن علماء سے ڈرایا ہے ایسا ہی اُن کی ہر حرکت سے چوکس رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کے دام فریب میں پھنس کر اپنی عاقبت کو خراب کر بیٹھیں۔

### ملائیت عالمی پریس کے نظر میں

اخبار ''البشیر'' اٹاوہ ستمبر ۱۹۲۵ء میں ملائیت ایک حقیقت افروز تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔۔

''بعثت پیغمبر آخر الزمان کے وقت عیسائیوں اور یہودیوں میں جو فرقہ بندی تھی ان کی تاریخ اُٹھا کر پڑھو اور پھر آج کل کے علماء اسلام کا ان سے مقابلہ کرو تو صاف طور پر ثابت ہوجاتا ہے کہ آج بہت سے علماء کی جو حالت ہے وہ فوٹو ہے اُس زمانہ کے علماء یہود و نصاریٰ کا'' ۔

اخبار زمیندار ۱۴ جون ۱۹۲۵ء میں لکھتا ہے۔ ''ہم مسلمانوں کی اصل تباہی کا ذمہ داران قل آعوذی ملاؤں کو سمجھتے ہیں جنہوں نے ہمیشہ اور ہر زمانہ میں...... اپنی کفر دوستی کا ثبوت دیا ہے''۔

اسی اخبار نے 15 اپریل 1929 کی اشاعت میں لکھا ہے

''میرا شمار خود مولویوں کی جماعت میں ہے اس لئے میں ان کی حقیقت سے خوب واقف ہوں۔ میں پوری جرأت سے مسلمانوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ان ملاؤں کو ایک منٹ بھر بھی مہلت نہ دیں۔ اور اپنی سیاست اور اپنے دین دونوں دائروں میں سے یک لخت خارج کردیں کیونکہ نہ وہ سیاست سے واقف ہیں نہ ہی مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہیں وہ صرف فریب اور دجل کے ماہر ہیں اور اپنی ذاتی اغراض کے بندے ہیں۔ وہ راہبر نہیں راہزن ہیں''۔

اخبار اہلحدیث ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء میں لکھتا ہے۔

'' جتنی رسوم شرکیہ اور بدعیہ مسلمانوں میں آج کل ہورہی ہیں وہ مولویوں ہی کی مہربانی کا اثر ہے...... شر الشر شرار العلماء

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے علماء کو یہودی علماء کا مثیل قرار دیتے ہوئے فرمایا''اگر نمونہ یہود خواہی کہ بینی علماء سؤ کہ طالب دُنیا باشد تماشا کن کانھم ھم'' (الفوز الکبیر صفحہ ۹ باب اول فصل اول)

(ترجمہ) اگر تم یہود کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو وہ یہودی علماء جو مدتوں پہلے ختم ہوچکے ہیں تو پھر اُن علماء کو دیکھو جو آج کے علماء سو ہیں اور یہ دنیا کے طلب گار ہوچکے ہیں۔

حضرت امام غزالیؒ جو کہ مفکرین اسلام میں چوٹی کا مقام رکھتے ہیں فرماتے ہیں۔

''علماء میں سے اکثر پر شیطان غلبہ پاچکا ہے اور اُن کی سرکشی نے انہیں گمراہ کردیا ہے۔ اور اُن میں سے ہر ایک اپنے دنیوی فائدہ کا عاشق ہے۔ حتیٰ کہ نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی خیال کرنے لگا ہے۔

(کتاب الاملاء عن اشکالات الاحیاء)

مشہور اہل حدیث عالم نواب صدیق حسن خان صاحب فرزند مولوی نور الحسن خان صاحب لکھتے ہیں۔

''یہ بڑے بڑے فقیہہ یہ بڑے بڑے مدرس۔ یہ بڑے بڑے درویش۔ جو ڈنکا دینداری خدا پرستی کا بجارہے ہیں۔ ردحق تائید باطل۔ تقلید مذہب وتقید مشرب میں مخدوم عوام کالانعام ہیں سچ پوچھو تو دراصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید۔ ابلیس کے شاگرد ہیں چندیں شکل از برائے اکل ان کی دوستی دُشمنی ان کے باہم کاردوکد فقط اسی حسد وکینہ کیلئے ہے نہ خدا کیلئے نہ امام کیلئے نہ رسول کیلئے۔ علم میں مجتہد مجدد ہیں۔ لاکن حق باطل حلال حرام میں کچھ فرق نہیں کرتے غیبت سب وشتم خدیعت وزور۔ کذب وفجور افتراء کو گویا صالحاتِ باقیات سمجھ کررات دن بذریعہ بیان وزبان خلق میں اشاعت فرماتے ہیں'' (اقتراب الساعۃ صفحہ ۵)

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان شریر علماء کی شرارت سے محفوظ رکھے اور اپنے اعمال ارشاد نبویؐ کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوناعن الحمد لله رب العالمين۔

---

## اعلان نکاح

عزیزہ سلطانہ بیگم بنت مکرم عزیز احمد صاحب ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری رلیوٹ (جموں وکشمیر) کا نکاح مکرم سلطان احمد صاحب ظفر ابن مکرم غلام احمد ثاقب صاحب ساکن چارکوٹ دہری آرلیوٹ کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ نے مورخہ 11.6.2001 کو چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ میں پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/100 روپے۔

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

● میرے بڑے لڑکے عزیزم مقصود احمد فضل کا نکاح عزیزہ انجم انشان عرف کوثر بنت ظہیر احمد صاحب غوری مرحوم امرچنتہ سے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر بتاریخ 27 مئی 2001 کو حیدرآباد میں مکرم مولوی طفیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھا اس رشتہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (منصور احمد فضل بیدر)

---

## دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم منصور خان صاحب نرگاؤں اڑیسہ وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی بلندی درجات کیلئے تمام افراد خاندان کی صحت تندرستی صبر جمیل عطاء ہونے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (عاشق خان قائد نرگاؤں اڑیسہ)

● خاکسار کی والدہ محترمہ طریقا بی بی صاحبہ آف دھواں ساہی اڑیسہ نوے سال کی عمر پاکر 25 اپریل 2001ء کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ ودُعا گو ہمدرد اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی درجات کی بلندی پسماندگان کو صبر جمیل عطاء ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (رقیہ خاتون دھواں ساہی اڑیسہ)

# دنیا کا سب سے بڑا مؤثر انسان

مائیکل ایچ. ہارٹ

ترجمہ: محمد زکریا ورک کنگسٹن کینیڈا

کتاب دی ہنڈریڈ The Hundred مصنفہ مائیکل ہارٹ میں شائع ہونے والے مضمون محمد۔ دنیا کا سب سے بڑا مؤثر انسان۔ کا پچھلے بیس سالوں میں بہت چرچا ہوا ہے صدیوں مضمون نگاروں نے اپنے مضامین میں اس کا حوالہ دیا ہے یہ کتاب ۱۹۷۸ء میں نیویارک سے منظر عام پر آئی کتاب میں دنیا کی ایک صد مؤثر ترین شخصیات کے حالات زندگی اور ان کے کارنامے بیان کئے گئے ہیں کتاب میں تصاویر اور ڈایاگرام بھی دیئے گئے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان ایک سو عظیم انسانوں کی فہرست میں نمبر ایک انسان سرور کونین محمد ﷺ کو قرار دیا گیا ہے کتاب کا پورا نام یہ ہے: A Ranking of the most influential persons of in history (پہلا ایڈیشن 1978 میں چھپا)

فاضل مصنف نے ارب ہا ارب انسانوں میں سے جو روئے زمین پر اب تک پیدا ہو چکے ہیں اور ایک تخمینے کے مطابق یہ تعداد بیس بلین کے قریب ہے ان میں سے حضور سرور پاک ﷺ کو سب سے مؤثر ترین انسان قرار دینے کے لئے جو Criteria استعمال کیا ہے اس بارہ میں وہ کہتا ہے کہ کتاب میں صرف مؤثر ترین انسانوں کا ذکر کیا گیا ہے نہ کہ عظیم ترین انسانوں کا اس کے خیال میں دنیا میں عظیم انسان تو بہت ہو چکے ہیں مگر وہ کون سا انسان تھا جس نے تاریخ انسانی میں سب سے زیادہ انسانوں پر دیرپا اثر چھوڑا ہے ایسا اثر جس نے لوگوں کی زندگیوں کو خاص روپ دیا اور دنیا کو بھی ایک خاص رنگ میں ڈھال دیا۔

مثلاً جس انسان نے پہیہ ایجاد کیا وہ شخص یقیناً مؤثر ترین انسان تھا یا جس شخص نے لکھنے کا طریق ایجاد کیا وہ بھی مؤثر ترین انسان تھا مصنف نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عیسائیت کے عقائد وضع کرنے میں ان کے کم اثر کا ذکر کیا ہے اس کے برعکس آنحضورؐ کا اسلامی عقائد وضع کرنے میں بہت اثر اور عمل در آمد تھا مصنف نے اس فہرست کی تیاری میں مؤثر ترین انسان کا انتخاب کرتے ہوئے درج ذیل خواص کو مد نظر رکھا ہے شہرت۔ نیک نامی۔ قابلیت استعداد صاحب کمال۔ اور بلند کردار والا یعنی عالی شان

فہرست میں دیئے گئے سو انسانوں میں پہلے دس مؤثر ترین انسانوں کے نام ترتیب وار یہ ہیں: محمد ﷺ۔ نیوٹن۔ حضرت عیسیٰ۔ گوتم بدھا، کنفیوشس، سینٹ پال، سائی لون، گوٹن برگ۔ کولمبس اور آئن سٹائن کتاب کے نصف آخر حصہ کا آغاز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ ساز زندگی سے ہوتا ہے سب سے آخر پر نیلز بوہر Niels Bohr کے حالات زندگی دیئے گئے ہیں۔

چونکہ نبی پاک سرور کونین ﷺ کا ذکر سر فہرست کیا گیا ہے اسلئے مصنف کی امانت علمی اور غیر جانب داریت صاف ظاہر ہوتی ہے مصنف نے بلاشبہ دنیا کی شخصیات کے انتخاب اور ان سو کی فہرست کی ترتیب اور ان کی زندگی کی جانچ پڑتال میں بہت جگر سوزی سے کام لیا ہے کتاب میں دیئے گئے ملحقات بھی بہت معلومات افروز ہیں یعنی ہسٹاریکل چارٹ۔ مختلف جدول اور انڈیکس۔ کتاب کے اختتام پر Honorable Mentions کے عنوان کے تحت مزید سو انسانوں کے نام دیئے گئے ہیں اور پھر دس شخصیات کی زندگی مختصر الفاظ میں بیان کی گئی ہے اس فہرست دوم میں صرف ایک مسلمان یعنی ترکی کے سلطان محمد دوم کا ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف چونکہ عیسائی ہیں ممکن ہے بعض باتیں اسلامی نکتہ نگاہ سے درست نہ ہوں تاہم جیسا مصنف نے لکھا اس کا ترجمہ من وعن پیش کیا جا رہا ہے۔

اب اصل متن کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:

دنیا کی مؤثر ترین شخصیات کی فہرست میں پہلے نمبر پر محمد ﷺ کا انتخاب کرنے پر غالباً کچھ لوگ حیران ہونگے اور کچھ شاید استفسار کریں گے لیکن تاریخ انسانی میں وہ تنہا شخصیت تھے جو مابہ الامتیاز مذہبی اور دنیوی سطحوں پر کامیاب رہے تھے۔

(حضرت) محمد ﷺ کا نسب اگرچہ منکسر المزاج خاندان سے تھا اس کے باوجود انہوں نے نہ صرف دنیا کے ایک عظیم مذہب کی بنیاد رکھی بلکہ اس کی وسیع اشاعت و تشہیر کے بھی وہ بانی مبانی تھے اسی وجہ سے وہ مؤثر سیاسی لیڈر بھی بن گئے آج ان کی رحلت کے تیرہ صدیوں بعد بھی ان کا انفلوئینس نہایت طاقت ور اور وسیع ہے۔

اس کتاب میں مذکور بیشتر افراد کو یہ اضافی فائدہ حاصل تھا کہ وہ مختلف تہذیبوں کے مراکز میں پیدا ہوئے یہ تہذیبیں حد سے زیادہ کلچرڈ اور سیاسی اعتبار سے محوری ممالک میں تھیں (حضرت) محمد ﷺ تاہم ۵۷۰ء میں مکہ کے شہر میں پیدا ہوئے جو جنوبی عرب میں واقعہ تھا اور جو دنیا کا اس وقت پس ماندہ علاقہ تھا یہ تجارت۔ فنون۔ اور علوم کے مراکز سے دور اُفتادہ تھا۔ وہ چھ سال کی عمر میں یتیم ہوگئے اور ان کی پرورش متوسط ماحول میں ہوئی اسلامی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لکھنے پڑھنے سے نابلد تھے آپ کی مالی حالت قدرے بہتر ہو گئی جب انہوں نے زندگی کے پچیسویں زینہ پر قدم رکھنے پر ایک مالدار بیوہ سے شادی کی بایں ہمہ جوں ہی آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو بظاہر کوئی خارجی آثار نظر نہ آتے تھے جو یہ بتلاتے کہ آپ ایک نمایاں اور ممتاز شخصیت تھے۔

عربوں کی اکثریت اس دور میں (اعتقادی طور پر) مشرک تھی جو بہت سے دیوتاؤں پر یقین رکھتے تھے اگرچہ مکہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی تھوڑی تعداد موجود تھی اور انہی لوگوں سے بلاشبہ آپؐ نے ابتداء میں واحد اور قادر مطلق خدا کا علم حاصل کیا جو ساری کائنات پر حکومت کرتا ہے جب آپؐ چالیس برس کے ہوگئے تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہی خدائے واحد و یگانہ ان سے کلام کرتا ہے اور اس نے انہیں سچے عقیدہ کی تبلیغ و رسالت کیلئے منتخب کیا ہے۔

تین سال تک محمد ﷺ نے قریبی دوستوں اور متعلقین کو پیغام حق پہنچایا پھر انہوں نے ۶۱۳ء کے لگ بھگ عوام الناس کو پیغام دین پہنچانا شروع کیا رفتہ رفتہ جوں جوں آپ کے معتقدین کی تعداد بڑھنا شروع ہوئی تو مکہ کے ارباب اقتدار انہیں خطرناک باعث زحمت فتنہ شمار کرنے لگے تو پھر ۶۲۲ء میں محمد ﷺ اپنی جان کی سلامتی سے خوف زدہ ہو کر مدینہ فرار ہوگئے (یہ شہر مکہ کے شمال میں ۲۰۰ میل کی مسافت پر واقع ہے) جہاں انہیں مناسب لحاظ سے سیاسی طاقت کی پوزیشن پیش کی گئی۔

## محمد ﷺ کی ہجرت

یہ فرار جسے ہجرت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہ دراصل نبی (صلعم) کی زندگی میں نقطہ تحول تھا مکہ میں ان کے معدودے چند متبعین تھے مگر مدینہ میں متبعین کی تعداد میں گراں قدر اضافہ ہوا اور جلد ہی انہوں نے اتنا انفلوئینس حاصل کر لیا کہ وہ گویا مطلق العنان ہوگئے اگلے چند سالوں میں اگرچہ محمدؐ کے پیروکاروں کی تعداد میں سرعت سے اضافہ ہوا اس دوران مکہ اور مدینہ میں معرکوں کا سلسلہ وقوع میں آیا یہ لڑائیوں کا سلسلہ ۶۳۰ء میں نقطہ انجام کو پہنچا جب محمد ﷺ نے فاتح بن کر مکہ کی طرف مراجعت کی ان کی زندگی کے بقیہ ڈھائی سالوں میں عرب قبائل نے تیزی سے نئے مذہب کو قبول کیا جب محمدؐ کی وفات ۶۳۲ء میں ہوئی تو وہ تمام جنوب عرب کے حقیقی حکمران بن چکے تھے۔

عرب کے بدو قبائل خونخوار جنگ جو کی حیثیت سے شہرت رکھتے تھے لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کم تھی ان میں تفرقہ اور باہمی جنگ بازی قہر الٰہی بن چکا تھا یہ لوگ شمال عرب میں واقع حکومتوں سے جو زراعتی علاقوں میں تھیں ان کی فوجوں سے ہرگز مقابلہ نہ کر سکتے تھے البتہ محمد ﷺ کے ذریعہ یہ لوگ پہلی تاریخ میں متحد ہوئے اور سچے خدائے واحد کے عقیدہ پر یقین کی وجہ سے ان میں روح پھونکے جانے پر یہ عرب کی چھوٹی چھوٹی افواج تاریخ انسانی کی حیرت انگیز فتوحات کے سلسلہ پر گامزن ہوئیں ملک عرب کے نارتھ ایسٹ کی طرف ساسانیوں کی نیم ایرانی بادشاہت قائم تھی اور نارتھ ویسٹ کی طرف بازنطینی شہنشاہیت یا ایسٹرن رومن ایمپائر تھی جس کا دارالخلافہ استنبول تھا۔ عددی طور پر عرب کے عوام اپنے مد مقابل دشمن کیلئے کوئی قابل خوف چیز نہ تھے لیکن میدان جنگ میں ان روح پھونکے ہوئے عربوں نے انتہائی سرعت سے پورے عراق شام اور فلسطین کے علاقہ کو اپنے زیر نگین کر لیا ۶۴۲ء آنے تک مصر کا ملک بازنطینی بادشاہت سے چھینا جا چکا تھا جبکہ ایرانی فوجوں کو قادسیہ کی جنگ (۶۳۷ء) اور نہاوند کی جنگ (۶۴۲ء) میں دندان شکن شکست کے ساتھ پوری طرح کچل دیا گیا تھا۔

## جنگی فتوحات

لیکن ان عظیم الشان جنگی فتوحات کے باوجود۔ جو محمد ﷺ کے قریبی دوستوں اور متصل جانشینوں جیسے ابوبکرؓ۔ اور عمر ابن الخطابؓ کی لیڈر شپ میں ممکن ہوئیں۔ عرب پیش قدمی کا اسی پر خاتمہ نہ ہوا ۷۱۱ء تک عرب افواج نارتھ افریقہ سے لیکر بحر اوقیانوس تک مکمل طور پر چھا چکی تھیں اس کے بعد انہوں نے شمال کی طرف رخ کیا اور جبل الطارق کے قریب سمندر سے اتر کر انہوں نے اسپین کی زگوتھک مملکت کو بھی فتح کر لیا

کچھ عرصہ کیلئے البتہ لگتا تھا کہ مسلمان پورے کے پورے عیسائی یورپ کو بھی مکمل طور پر فتح کر لیں گے البتہ ۷۳۲ء میں فرانس کی جنگ طور Battle of Tours میں مسلمان فوجی جو قلب فرانس تک پیش قدمی کر چکی تھی فرانکس کے جوابی حملہ سے شکست کھا گئی بہر کیف بہ مشکل ایک سو سال کی جنگوں کے بعد یہ قبائلی بدو۔ محمد ﷺ کے پیغام سے روح پھونکے جانے پر ایک ایسی ایمپائر کے نقش و نگار تیار کر چکے تھے جو ہندوستان کی سرحدوں سے لیکر بحر اوقیانوس تک پھیلی ہوئی تھی اور جو اتنی عظیم ایمپائر تھی جو دنیا کے مشاہدہ میں کبھی اس سے پہلے نہ آئی تھی ہر وہ جگہ یا علاقہ جو ان فوجوں نے فتح کیا وہاں بڑے پیمانے پر نئے مذہب میں لوگ فوج در فوج شامل ہوگئے۔

تاہم ان فتوحات کو زیادہ عرصہ تک دوام حاصل نہ رہا ایرانی قوم اگرچہ محمد ﷺ کے مذہب کی ابھی تک پیروکار ہے مگر وہ اس دوران عرب قوم سے آزادی حاصل کر چکے ہیں اور سپین میں سات سو سال کے جنگ و جدال کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار عیسائیوں نے

پورے جزیرہ نما پر دوبارہ تسلط حاصل کر لیا! البتہ عراق۔ اور مصر جو دو پرانی تہذیبوں کے مرکز تھے ابھی تک ہر رنگ میں عرب ہیں نیز نارتھ افریقہ کا تمام ساحلی علاقہ بھی اب تک عرب چلا آرہا ہے یہ جدید مذہب درمیانی صدیوں کے عرصہ میں مسلمانوں کی اصل فتوحات کی سرحدوں سے دور پار تک پھیلتا رہا اس نئے دین کے پیروکاروں کی تعداد اس وقت افریقہ اور سینٹرل ایشیا میں ملین در ملین ہےبلکہ پاکستان۔ شمالی ہندوستان۔ اور انڈونیشیا میں تو اس سے بھی زیادہ ہے انڈونیشیا میں یہ نیا دین اتحاد کا باعث بنا ہے اگر چہ بر صغیر ہندوستان میں مسلمانوں اور ہندوؤں میں ٹکراؤ اتحاد پیدا کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

## تاریخ انسانی پر آپؐ کا اثر

تو پھر تاریخ انسانی پر محمد ﷺ کے مجموعی اثر کا تخمینہ کوئی کیسے لگائے؟ مذہب اسلام اپنے پیروکاروں کی زندگیوں پر بڑی کثرت سے اثر ڈالتا ہے جس طرح کہ دوسرے مذاہب اثر ڈالتے ہیں اسی بناء پر دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے بانیوں کو اس کتاب میں نمایاں جگہ دی گئی ہے چونکہ دنیا میں مسلمانوں کی نسبت عیسائی دوگنا تعداد میں بستے ہیں اس لئے دفعتاً یہ بات تعجب خیز معلوم ہوتی ہے کہ محمد ﷺ کو (حضرت) عیسیٰ سے بڑا رتبہ اس فہرست میں دیا گیا ہے اس انتخاب کی دو وجوہات ہیں اول محمد ﷺ نے اسلام کے ارتقاء اور نمود میں بہت اہم رول ادا کیا بہ نسبت (حضرت) عیسیٰ کے۔ اگرچہ عیسائیت کے ابتداء اور ارتقاء میں عیسائیت کے بڑے بڑے اساسی اور اخلاقی ضوابط وضع کرنے کے ذمہ دار (حضرت) عیسیٰ تھے (جہاں تک کہ یہ یہودیت سے ممتاز ہیں) فی الحقیقت سینٹ پال عیسائی تھیالوجی کو وضع کرنے کا ذمہ دار ہے جو اس کا سب سے عظیم مبلغ اور عہد نامہ جدید کے بڑے حصہ کا مصنف بھی ہے۔

محمد ﷺ نے اس کے برعکس مذہب اسلام کے چیدہ چیدہ اخلاقی اور بنیادی عقائد اور اس کی تھیالوجی کو وضع کیا مزید برآں انہوں نے تبلیغ اسلام اور مذہب اسلام کے فرائض کی تاسیس میں بنیادی کردار ادا کیا اس کے علاوہ وہ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن کے مصنف بھی وہی ہیں (نعوذ باللہ۔ یہ دعویٰ بے بنیاد ہے قرآن اللہ کا کلام ہے) جو ان کے داخلی جذبات و احساسات کا مجموعہ ہے (نعوذ باللہ۔ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ان پر نازل ہوا) جسے انہیں یقین تھا کہ وہ الہامات کی صورت میں اللہ کی جانب سے ان پر براہِ راست نازل ہوا ہے یہ الہامی کلمات محمد ﷺ کی زندگی میں ہی کم و بیش پوری دیانت داری اور مستند طریق کار سے ان کی رحلت کے جلد بعد اکٹھے کر لئے گئے۔ لہٰذا قرآن محمد ﷺ کے افکار و تعلیمات کی صحیح حقیقی۔ اور اصل الفاظ میں کافی حد تک (بلکہ سو فی صد) نمائندگی کرتا ہے۔

اس کے برعکس حضرت عیسیٰ کا کوئی ایسا مقدس مفصل صحیفہ محفوظ ہو کر ہم تک نہیں پہنچا ہے چونکہ قرآن مسلمانوں کیلئے اتنا ہی اہم ہے جتنی کہ بائیبل عیسائیوں کیلئے ہے اسلئے قرآن کے ذریعہ محمد ﷺ کا انفلوئینس مسلمانوں کی زندگیوں پر بہت زیادہ ہے بلکہ بہت ممکن ہے کہ محمد ﷺ کا (متناسب اثر) اسلام پر بہت زیادہ ہے بہ نسبت (حضرت) عیسیٰ اور سینٹ پال (پولوس) کے عیسائیت پر مشترکہ اثر کے۔ خالص مذہبی سطح پر دیکھا جائے تو لگتا ہے کہ محمد ﷺ کا اثر تاریخ انسانی اتنا ہی ہے جتنا کہ (حضرت) عیسیٰ کا۔

مزید برآں محمد ﷺ (برخلاف حضرت عیسیٰ کے) مذہبی لیڈر ہونے کے ساتھ ساتھ دنیوی لیڈر بھی تھے حقیقت تو یہ ہے کہ وہ تمام عرب فتوحات کے پیچھے ڈرائیونگ فورس ہونے کی بناء پر ان کو تمام دنیا کے سیاسی لیڈروں میں اوّل درجہ کا سب سے مؤثر لیڈر قرار دیا جانا چاہئے۔

بہت سارے تاریخی واقعات کے بارہ میں شاید کوئی شخص کہے کہ وہ ہر صورت میں ناگزیر تھے اور کسی خاص سیاسی قائد کے بغیر بھی انہوں نے وقوع پذیر ہونا ہی تھا مثلاً جنوبی امریکہ کی کالونیز نے اسپین سے آزادی حاصل کر ہی لینی تھی خواہ سائمن بولیوار Bolivar کا وجود ہی نہ ہوتا لیکن عرب فتوحات کے بارہ میں یہ نہیں کہا جا سکتا محمد ﷺ سے پہلے کوئی ایسا واقعہ ظہور پذیر نہ ہوا تھا اور نہ ہی یہ یقین (قیاس) کرنے کی کوئی معقول وجہ ہے کہ ان کے بغیر یہ فتوحات حاصل ہو سکتی تھیں تیرہویں صدی میں ہونے والی منگول فتوحات ہی ان عرب فتوحات کے قریب ترین مثال ہیں جو کہ بہت حد تک چنگیز خان کے بنیادی اثر کا نتیجہ تھیں اگرچہ یہ فتوحات عرب فتوحات سے زیادہ وسیع ترین تھیں مگر یہ پائیدار ثابت نہ ہوئیں اور آج منگولوں کے زیر قبضہ صرف وہی ممالک ہیں جو چنگیز خاں سے پہلے ان کے زیر نگیں تھے۔

عربوں کی جنگی فتوحات ان سے بہت زیادہ مختلف فتوحات تھیں عراق سے لیکر مراکش تک عرب ممالک کا ایک وسیع سلسلہ ہے جو نہ صرف اسلام پر عقیدہ کی وجہ سے متحد ہے بلکہ زبان۔ تاریخ۔ اور کلچر کی وجہ سے بھی مذہب اسلام میں قرآن کی مرکزیت کی بناء پر نیز یہ (کتاب) عربی زبان میں لکھی ہوئی ہے فی الواقعہ اس امر نے عربی زبان کو ٹوٹ پھوٹ کر باہم غیر واضح بولیوں سے بچالیا ورنہ بصورتِ دیگر یہ زبانیں تیرہ صدیوں میں شاید جنم لے لیتیں۔ عرب ریاستوں کے مابین

۱۴

اختلافات اور تفرقے بلاشبہ موجود ہیں اور یہ اختلافات کافی زیادہ اور اہم ہیں لیکن یہ جزوی اختلافات ہمیں اندھا نہ کر دیں اور ہم ان کے اندر اتحاد کے اہم عناصر کو پہچان نہ سکیں جو مسلسل ان میں چلے آرہے ہیں مثال کے طور پر نہ تو ایران اور نہ ہی انڈونیشیا جو دونوں تیل پیدا کرنے والے ممالک ہیں اور جو مذہب کے لحاظ سے اسلامی ہیں انہوں نے ۷۴-۱۹۷۳ء کے آئل ایمبارگو میں حصہ لیا تھا یہ کوئی اتفاقی بات نہیں کہ تمام عرب ریاستیں اور صرف عرب ریاستیں اس تیل کی پیداوار کی پابندی میں شریک ہوئیں تھیں۔

تو ہم پر یہ بات اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ ساتویں صدی کی عرب فتوحات انسانی تاریخ میں ایک اہم کردار کرتی آرہی ہیں اور یہ سلسلہ آج کے زمانہ تک برقرار ہے مذہبی اور دنیوی اثر کا یہ وہ بے نظیر امتزاج ہے جو میرے خامہ خیال میں محمد ﷺ کو تاریخ انسانی کی تناسب سے مؤثر شخصیت قرار دیتا ہے۔ ★★★

---

حضرت المصلح الموعودؓ کی آخری تحریک

# وقف جدید

(مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اشاعت دین کی آرزو کو پورا کرنے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے جہاں بہت سے اقدامات کئے وہاں دسمبر ۱۹۵۷ء کے جلسہ سالانہ پر وقف جدید کی بابرکت تحریک کو جاری فرمایا احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے وقف جدید کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے۔ اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔

(الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

افراد جماعت نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا اور دیوانہ وار اپنے وعدے لکھوائے۔ اپنی زندگیاں اپنے امام کے حضور پیش کر دیں اور بعض زمیندار احباب نے اپنی زمین کے ۱۰-۱۱۰ ایکڑ کے رقبے پیش کر دیئے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اشاعت دین کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف جدید کی طرف توجہ دلاتا ہوں ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔ اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ جنوری ۱۹۵۸ء الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

## چندہ وقف جدید کی شرح

چندہ وقف جدید کی شرح یہ ہے کہ ہر فرد جماعت اپنی مالی استطاعت کے مطابق چندہ دے۔ حضرت مصلح موعودؓ وقف جدید کے چندہ کی شرح کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:

''لیکن دوستوں کی اطلاع کے لئے میں شائع کرتا ہوں کہ جس کی توفیق ۱۲ روپے سالانہ کی ہو بارہ روپے سالانہ دے سکتا ہے جس کی توفیق ۵۰ روپے دینے کی ہو وہ ۵۰ روپے سالانہ دے سکتا ہے دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ ۶۰۰ روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے ۳ گنا زیادہ ہے۔

پس... میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں... ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ ۲۴-۲۵ ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ (الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے وقف جدید کے چندہ کی شرح کو کسی دوسرے چندہ کے ساتھ نصف کی شرح سے منسلک نہیں کیا۔ معلوم نہیں بعض جماعتوں میں یہ غلط فہمی کیوں پیدا ہو گئی ہے کہ وقف جدید کا چندہ تحریک جدید کے چندہ کے نصف ہونا چاہے۔ بلکہ حضرت مصلح موعودؓ نے وقف جدید کی مضبوطی کو دوسری مالی تحریکات کی بنیاد قرار دیا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ (الفضل ۵ جنوری ۱۹۶۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

''میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک وقف جدید کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں۔ اور آخر پر یہ بات یاد دہانی کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کثرت سے اس میں شامل کریں کوشش یہ کرنی چاہئے کہ کوئی بچہ بھی ایسا نہ رہے جو وقف جدید میں شامل نہ ہو۔'' (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۸۷ء)

# جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۷ جون ۲۰۰۱ کو دوپہر ایک بجے جماعت احمدیہ تمڈ پلی جی ورنگل ضلع میں سرکل ورنگل زون کا جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر ونگران اعلیٰ آندھرا عمل میں آیا اسکول کے وسیع وعریض میدان میں مکرم مولوی شیخ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید بیرون کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا بعدہ مکرم محمد بشیر متعلم مدرسۃ المعلمین نے آنحضرتؐ کی مدح میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر مکرم مولوی ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے عنوان پر اردو زبان میں دوسری تقریر خاکسار نے بعنوان حضرت خاتم النبیینؐ تلگو زبان میں کی۔

تیسری تقریر اس جلسہ کے خصوصی مہمان مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے حضرت بانیٔ اسلام اور مذہبی رواداری کے عنوان پر کی موصوف نے دیگر مذہبی بانیوں کے احترام کا احسن رنگ میں ذکر فرمایا "قرآن کریم احادیث کی حسین تعلیمات کو پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم شبیر احمد صاحب یعقوب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے مکرم مولوی صاحب کی تقریر کا خلاصہ تلگو زبان میں پیش کیا۔

بعد ازاں گاؤں کے سرپنچ مکرم Upunutala Mallayya نے تقریر کرتے ہوئے آنحضرتؐ کی سیرت کو سراہا اور کہا اگر اس پر تمام مسلمان عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور احباب جماعت کا شکریہ بھی ادا کیا۔ بعدہ مکرم کرشنا مورتی چودھری کواپریٹو چیئرمین نے اسلامی تعلیم کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور فرمایا کہ آنحضرتؐ تمام مذاہب والوں کیلئے ایک عظیم رہنما ہیں۔

مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا صدر جلسہ نے دعا کروا کر اس جلسہ کی برخاستگی کا اعلان فرمایا بعدہ نماز ظہر عصر باجماعت ادا کی گئی بعدہ مہمانانِ کرام نے دوپہر کا طعام تناول فرمایا۔

حاضرین جلسہ:۔ ایک ہفتہ سے مسلسل بارشوں کی وجہ سے ہم سخت پریشان تھے سیاسی اجلاسات بارش کی وجہ سے ملتوی ہو رہے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ 15.6.01 کو بارش بند ہوگئی اور زمین سوکھ گئی اور بآسانی جلسہ اختتام کو پہنچا اس جلسہ میں مندرجہ ذیل جماعتوں سے بذریعہ گاڑیوں کے 437 افراد حاضر ہوئے۔ چٹیالا پالاکرتی۔ نانچاری مڈور۔ کانڈاپلی۔ کندور۔ نرمالا۔ ایدرے گوژم۔ میلارم۔ وینکٹاپور۔ کٹاپشور۔ ایڈاپلی۔ ملم پلی۔ دیگر جماعتوں سے بذریعہ بس اور ذاتی ٹو ویلرز کے ذریعہ افراد حاضر ہوئے مقامی افراد کے علاوہ ۴۵۵ افراد اس جلسہ میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ اور تمام نومبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ کی خبر روزنامہ اینا ڈو ورنگل سپیشل مورخہ 01-6-9 میں شائع ہوئی۔ (حافظ سید رسول آندھرا)

☆۔ مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ حیدرآباد کے زیر اہتمام ۵ جون کو ٹھیک ۱۱ بجے مسجد احمدیہ افضل گنج میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا مہمانان خصوصی کے طور پر مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون و مکرم عارف احمد صاحب قریشی رونق افروز ہوئے۔

جلسہ کا آغاز مکرم حافظ قاری عبدالقیوم صاحب صابر کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم شجاعت حسین نے دلنشین آواز میں نعت رسول پیش فرمائی بعدہ مکرم عارف احمد صاحب قریشی مکرم حمید احمد صاحب غوری اور خاکسار نے تقریر کی اور مکرم منصور احمد صاحب نے نظم پڑھی آخر پر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے انتہائی موثر اور مدلل و دلنشین انداز میں سیرت کے ایک پہلو خاتم النبیین کی تشریح فرمائی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ میں حاضری غیر متوقع طور پر بہت زیادہ تھی اس موقع پر کئی غیر احمدی احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ہال کو خوشنما انداز میں کئی بینروں سے سجایا گیا تھا۔ نیز باہر بھی جلسہ سیرۃ النبی صلعم کے بینر لگے ہوئے تھے۔ اور باہر سے بھی تمام جوبلی ہال کو لائٹوں سے سجایا گیا تھا۔ بعد جلسہ تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(سید طفیل احمد شاہباز مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

★ مورخہ 01-6-3 کو مسجد احمدیہ یاری پورہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے کی خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم مولانا محمد یوسف انور صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہ مکرم مولانا عبدالرشید صاحب ضیاء نگران مالی امور جموں و کشمیر محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ مکرم اعجاز احمد صاحب میر نے نظم پڑھی آخر میں محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی جموں و کشمیر نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں حضورؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔

(فاروق احمد ناصر سرکل انچارج ضلع اننت ناگ پلوامہ کشمیر)

☆۔ سرکل سیتاپور (یوپی) کے زیر انتظام جلسہ سیرت النبیؐ 5.6.01 کو نہایت شاندار طریق پر منعقد کیا گیا جلسہ کی کارروائی صبح ٹھیک ۹ بجے ظفر احمد صاحب گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور یوپی کی زیر صدارت شروع ہوئی تلاوت کلام پاک مکرم شمیم احمد خان صاحب نے کی خاکسار سعادت احمد گلبرگی نے نظم پڑھی۔ مکرم مولوی منصور الحق

مکرم عزیز الحق صاحب اور قادر صاحب و وقار فانی صاحب سیتاپوری نے آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت ہی عمدگی سے روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب و شکریہ احباب کے بعد حاضرین میں شیرینی و چائے تقسیم کی گئی دُعا کے بعد یہ جلسہ نہایت پرامن ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ (سعادت احمد گلبرگی)

# لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

**کرڈاپلی اڑیسہ:** ۔مورخہ 7.6.01 کو مسجد کے صحن میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک وعہد نامہ کے بعد لجنہ کی ممبرات نے آنحضرت ﷺ کے حالات زندگی پر تقاریر کیں دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رشیدہ بیگم صدر لجنہ کرڈاپلی)

☆ ۔**امروھہ** (یوپی) مورخہ 15.6.01 بروز جمعہ لجنہ و ناصرات کی ممبرات نے جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی عہد رضیہ پروین صاحبہ نے دہرایا نظم مکرم عافیہ پروین صاحبہ نے پڑھی ۹ ممبرات نے تقاریر کیں مکرمہ نور فضل صاحبہ مکرمہ صادقہ مبشرہ صاحبہ مکرمہ روبینہ ظفر صاحبہ مکرمہ نگہت پروین صاحبہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ مکرمہ نہاں پروین صاحبہ مکرمہ حنا پروین صاحبہ مکرمہ ریشو درمیان میں مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ۔ روبی شمو صاحبہ۔ مدیحہ سجاد صاحبہ۔ سلماں بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں ترانہ عزیزہ طاہرہ بیگم۔ ارم جہاں۔ فرحہ۔ ریشو مکرمہ نے پڑھا دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (جمیلہ بیگم صدر لجنہ امروہہ)

☆ ۔**کیرنگ** (اڑیسہ) خاکسار کی زیر صدارت مورخہ 5.6.01 کو مکرمہ رحمت بی بی کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا نظمیں چار ممبران نے پڑھیں۔ نظموں کے بعد 24 ممبرات نے تقاریر کیں لجنہ و ناصرات کی 350 ممبرات شامل تھیں اس کے علاوہ جو جماعت کے زیر انتظام جلسہ ہوا اس میں لجنہ و ناصرات کی حاضری 150 رہی۔ (منصورہ بیگم صدر لجنہ کیرنگ)

☆ ۔**کانپور** (یوپی) مورخہ 10 جون کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرمہ مریم بیگم صاحبہ نے کی عہد نامہ مکرمہ فرینہ ظفر صاحبہ نے دہرایا۔ نظم مکرمہ شبانہ صابر صاحبہ نے پڑھی مکرمہ نیلم کوثر صاحبہ مکرمہ فرینہ ظفر صاحبہ مکرمہ نشاط افروز صاحبہ مکرمہ شاہدہ یاسمین صاحبہ مکرمہ مریم بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ نعت مکرمہ یاسمین آرا صاحبہ نے پڑھی قصیدہ مکرمہ نیلم کوثر صاحبہ نے پڑھا۔ جلسے میں 15 ممبرات شامل ہوئیں۔ آخر میں صدر صاحبہ نے دعا کروائی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اسی دن ناصرات الاحمدیہ کا بھی جلسہ منعقد کیا گیا۔

(نگریز بانو سیکرٹری لجنہ)

**دھلی** :۔ مکرمہ بشریٰ ابرار صاحبہ کی زیر صدارت مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا خاکسار نے نظم پڑھی مکرمہ صادقہ رشید صاحبہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں مکرمہ صدر صاحبہ نے نظم پڑھی جلسہ میں تمام ممبرات شامل تھیں۔ اس کے علاوہ دو غیر احمدی بہنیں اور پانچ نومبائعات بھی شامل ہوئیں تمام نے جلسے کی کارروائی کو دلچسپی سے سنا دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (راشدہ نصیر جنرل سیکرٹری)

☆ ۔**محی الدین پور** (اڑیسہ) مورخہ 29 اپریل کو جلسہ منعقد کیا گیا تلاوت مکرمہ مبشرہ خاتون صاحبہ نے کی حدیث مکرمہ رقیہ سلطانہ صاحبہ نے پڑھی عہد نامہ مکرمہ آمنہ خاتون صاحبہ نے دہروایا نظم مکرمہ رقیہ سلطانہ صاحبہ نے پڑھی مکرمہ مبشرہ خاتون صاحبہ مکرمہ آمنہ خاتون صاحبہ مکرمہ رقیہ سلطانہ صاحبہ نے تقاریر کیں درمیان میں مکرمہ فریدہ خاتون صاحبہ مکرمہ مبشرہ خاتون صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ جلسے میں 24 ممبرات حاضر رہی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

☆ ۔**بلاری** (بہار) 8 اپریل کو خاکسار کی تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا لجنہ و ناصرات کی ممبرات نے ترانہ پڑھا۔ مکرمہ علیمہ طاہرہ صاحبہ نے قصیدہ پڑھا۔ لجنہ و ناصرات کی ممبرات نے تقاریر کیں۔ درمیان میں ایک بچی صبا شاہین نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ آخر میں علیمہ طاہرہ صاحبہ نے کوئز پروگرام پیش کیا۔ جلسے میں 15 غیر از جماعت بہنیں اور بچیاں شامل تھیں۔ آخر میں صدر صاحبہ نے دعا کروائی جلسہ برخاست ہوا۔ (شہناز بیگم صدر لجنہ)

☆ ۔**کوسمبی** اڑیسہ:۔ مکرمہ فہیم النساء صاحبہ کے مکان پر مورخہ 29 اپریل کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرمہ ذکیہ خاتون صاحبہ کی زیر صدارت مکرمہ مشتری بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا حدیث مکرمہ طیبہ یاسمین صاحبہ نے پڑھی عہد نامہ صابرہ خاتون صاحبہ نے دہرایا نظم وحیدہ خاتون صاحبہ نے پڑھی ۷ ممبرات نے تقاریر کیں اور ۶ ممبرات نے نظمیں پڑھیں۔ جلسے میں 46 ممبرات شامل تھیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(ساجدہ خاتون جنرل سیکرٹری)

☆ ۔مورخہ ۰۱۔۶۔۲۵ کو خاکسارہ کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرمہ شاکرہ صاحبہ کے مکان میں منعقد ہوا۔ مکرمہ افضل النساء کی تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرمہ ریحانہ بیگم صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا۔ صفیہ صدیقہ صاحبہ نے حمد باری تعالیٰ اور مریم بی صاحبہ نے نعت ﷺ پڑھی بعدہ مکرمہ ریحانہ بیگم صاحبہ شاکرہ صاحبہ مبشرہ بیگم نے حضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے اور مکرمہ ریشمہ پروین صاحبہ نے نظم پڑھی جلسہ میں تمام لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ دُعا کے ساتھ ساڑھے ۶ بجے جلسہ کی کارروائی برخاست ہوئی آخر پر چائے اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ (افضل النساء ساگر صدر لجنہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

**Subscription**
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

# The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

Vol - 50 Thursday, 26th July 2001 Issue No 30

## بن رہی ہے آسماں پر ایک پوشاکِ جدید

(منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

ذرہ ذرہ میں نشاں ملتا ہے اس دلدار کا
اس سے بڑھ کر کیا ذریعہ چاہئے اظہار کا
فلسفی ہے فلسفہ سے رازِ قُدرت ڈھونڈتا
عاشقِ صادق ہے جویاں یار کے دیدار کا
عقل پر کیا طالبِ دنیا کی ہیں پردے پڑے
ہے عمارت پر فدا منکر مگر معمار کا
تیری رہ میں موت سے بڑھ کر نہیں عزت کوئی
دار پر سے ہے گزرتا راہ تیرے دار کا
غیر کیوں آگاہ ہو رازِ محبت سے مرے
دشمنوں کو کیا پتہ ہو میرے تیرے پیار کا
ڈھونڈتا پھرتا ہے کونہ کونہ میں گھر گھر میں کیوں
اس طرف آئیں پتہ دوں تجھ کو تیرے یار کا
اے خدا کردے منور سینہ و دل کو مرے
سر سے پا تک میں بنوں مخزن ترے انوار کا
سیر کروا دے مجھے تو عالَمِ لاہُوت کی
کھول دے تو باب مجھ پہ روح کے اسرار کا
قید و بند حرص میں گردن پھنسائی آپ نے
اس حماقت پر ہے دعوی فاعلِ مختار کا
رشتہ الفت میں باندھے جارہے ہیں آج لوگ
توڑ بھی کیا فائدہ ہے اس ترے زُنار کا
فلسفہ بھی راز قدرت بھی، رُموزِ عشق بھی
کیا نرالا ڈھنگ ہے پیارے تری گفتار کا
بن رہی ہے آسماں پر ایک پوشاکِ جدید
تانا بانا ٹوٹنے والا ہے اب کفار کا
ان کے ہاتھوں سے تو جام زہر بھی تریاق ہے
وہ پلائیں گر تو پھر زہرہ کسے انکار کا
چھٹ گیا ہاتھوں سے میرے دامنِ صبر و شکیب
چل گیا دل پر مرے جادو تری رفتار کا

## ملکی سالانہ اجتماعات مجلس انصاراللہ خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت و مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ قادیان کے درج ذیل تفصیل کے مطابق منعقد کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

ا۔ سالانہ اجتماع انصاراللہ بھارت مورخہ 23-22 ستمبر 2001 بروز ہفتہ۔ اتوار
۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مورخہ 26-25-24 ستمبر 2001 بروز سوموار۔ منگل۔ بدھ
۳۔ لجنہ اماء اللہ قادیان 26-25-24 ستمبر۔

اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

**بقیہ صفحہ: ( ۱ )**

اللہ تعالیٰ) کو ''بچوں میں سب سے زیادہ پیار ہمشیرہ امۃ الحکیم سے تھا طبیعت میں عدل بہت تھا اور کہا کرتی تھیں کہ امۃ الحکیم بہت اچھی ہے کیونکہ اس کی طبیعت میں انصاف ہے باجی امۃ القیوم اور باجی رشید تو بڑی تھیں چھوٹی پود میں بھائی خلیل، ہمشیرہ امۃ الحکیم، امۃ الباسط اور میں تھے جب بھی ہم میں کوئی مٹھائی یا پھل وغیرہ تقسیم کروانا ہوتا تو بی بی امۃ الحکیم کے سپرد کرتیں اور کہتیں کہ مجھے یقین ہے کہ یہ خواہ آپ تھوڑا لے گی مگر تم سب کو برابر دے گی'' (تابعین اصحاب احمد سیرۃ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ صفحہ ۲۳۷۔ مؤلفہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ طبع سوم ستمبر ۱۹۹۰)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ جولائی ۲۰۰۱ء میں مرحومہ ممدوحہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ غریبوں کی ہمدرد مستجاب الدعوات صاحب رویا و کشوف یتامیٰ کی سرپرست اور ایک درویش صفت تھیں سندھ میں لجنہ کی تنظیم کو فعال بنانے میں آپ کا بڑا کردار رہا ہے ساڑھے سترہ سال کی عمر میں ہی آپ نظام وصیت میں شامل ہو گئیں تھیں۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی بعض دیگر مرحومین کے ساتھ نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحومہ کی وفات کی اطلاع ملنے پر قادیان میں افسوس اور غم کی لہر دوڑ گئی صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات اس افسوس میں ۱۹ جولائی کو بند کر دیئے گئے ادارہ بدر افسوس کے اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی اولاد تمام پسماندگان لواحقین اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص قادیان میں مقیم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سے دل کی گہرائی سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے۔ آمین،

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

| قرارداد تعزیت<br>بروفات محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ مرحوم | فیصلہ 81 غ م<br>صدر انجمن احمدیہ قادیان<br>18.07.01 |
|---|---|

قادیان 18 جولائی 01 ربوہ سے بذریعہ فون یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور حضرت مریم بیگم صاحبہ (ام طاہر) کی بڑی صاحبزادی محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ رات 11.45 بجے کے قریب ربوہ میں وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چند روز سے زیادہ بیمار اور ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔

صاحبزادی موصوفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بڑی ہمشیرہ اور محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب پسر حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی اہلیہ تھیں۔

ممبران انجمن ہائے مرکزی و مقامی قادیان اور جملہ ساکنین قادیان سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں صدمہ کے اس نازک موقع پر دلی تعزیت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو دیارِ غیر میں پہنچے اس صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے اور اس صدمہ کے بداثرات سے ہر طرح محفوظ رکھے۔ اور صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں مقام قرب عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کی تمام اولاد اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد انعام غوری قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان)